عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۱، شمارہ نمبر ۱

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

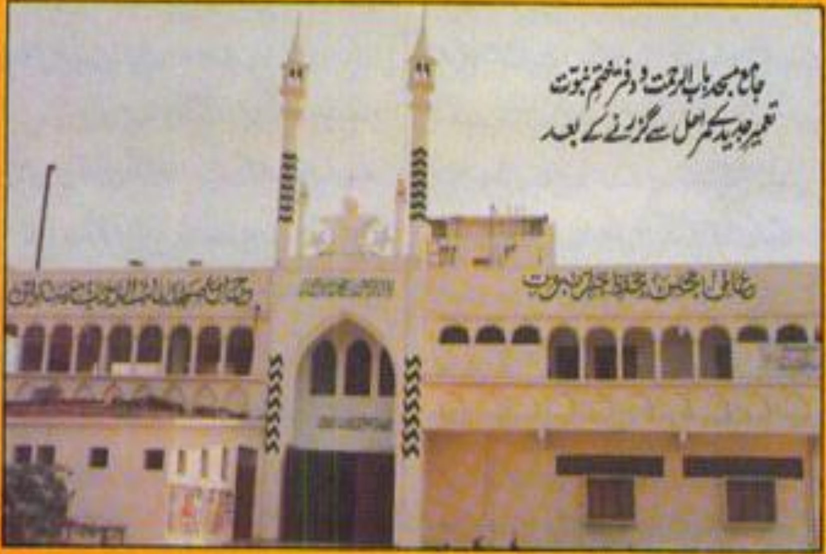

جامع مسجد باب الرحمت و دفتر ختم نبوت
تعمیر جدید کے مراحل سے گزرنے کے بعد

ہفت روزہ ختم نبوت کی
پہلی دہائی مکمل
مرزائیت کے نت نئے چیلنجوں سے
بھرپور دوسری دہائی کا آغاز

حج

ابراہیم ؑ کی رمی، ہاجرہ کی سعی
• اسماعیل ؑ کی قربانی •
خاتم النبیین ؐ کا عمل •

تخیل کے خلاء میں گردش کرنے والے
مواصلاتی سیارے کے ذریعے
جہنم سے براہ راست
مرزا قادیانی سے انٹرویو

قارئین ختم نبوت کو
ہفت روزے کا
بیسواں سال مبارک ہو!

برائی کے اسباب

مولانا مشتاق احمد عباسی، کراچی

کسی بھی کام کے سرانجام دینے سے پہلے اس کے اسباب و دواعی ضرور ہوتے ہیں وہ اسباب و ارکان اس کی تمہید و آلات ہیں اسی طرح گناہوں کے اسباب و دواعی ہیں آدمی اگر ان اسباب کو معمولی سمجھ کر بے اعتنائی کرے گا تو یقیناً بڑے گناہوں میں مبتلا ہو جائیگا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اجنبی عورت کی طرف دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے اور اجنبی عورت سے گفتگو زبان کی بدکاری ہے (بخاری) نیز جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دونوں آنکھوں کا زنا غیر محرم کی جانب نظر کرنا ہے دونوں کانوں کا زنا اجنبی عورت کی باتیں سننا ہے اور ہاتھ کا زنا غیر محرم کو چھونا ہے اور پاؤں کا زنا اس کی طرف چل کر جانا ہے۔

تشریح

یعنی شہوت اور بری نظر سے اجنبی عورت کی طرف دیکھنے میں اس کی باتیں سننے میں اور اس کے چھونے اور مساس کرنے میں اور پاؤں سے اس کی طرف چلنے میں، زنا کا گناہ ہر عضو کو اس کے عمل کے مطابق ہوتا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اجنبی عورتوں پر نگاہ ڈالنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا یہ قطعاً غلط ہے، اس لئے کہ نگاہ ڈالنے سے اس کے اثرات ذہن میں گردش کرتے ہیں۔ اس لئے کہ غلط خیالات سے دماغ کو محفوظ رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ حدود اللہ کے معاملہ میں مشتبہات سے بچنا بھی ضروری ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مفہوم یہ ہے کہ گناہوں کا ارتکاب حدود اللہ کو توڑنا ہے جیسے بادشاہوں کی چراگاہیں اور انکی حدود ہوتی ہیں۔ اگر کوئی شخص ان مخصوص چراگاہوں کے کناروں پر جانور چرائے یہ سمجھ کر کہ ممنوعہ علاقہ میں جانور داخل نہ ہونگے تو یقیناً کسی بھی وقت جانور اس چراگاہ میں داخل ہو جائیں گے اور یہ شخص حدود مقررہ کو پھلانگنے کا مجرم ہوگا اسی طرح فرمایا جو شخص گناہوں کے اسباب سے اجتناب نہ کریگا آہستہ آہستہ وہ گناہ میں بھی مبتلا ہو جائیگا۔ کوئی بھی گناہ انسان عموماً براہ راست نہیں کرتا بلکہ پہلے اس گناہ کے اسباب و دواعی کو معمولی سمجھتا ہے اس کے بعد اس گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے شرابی، افیونی چرسی لوگ اول اول سگریٹ پینا شروع کرتے ہیں اس کے بعد بتدریج شرابی ہیروئنی بن جاتے ہیں۔ بچے پہلے ہلکی ہلکی گھر کی چوری کرتے رہتے ہیں شدہ شدہ بڑے چور اور ڈاکو بن جاتے ہیں۔ جو لوگ عورتوں کے ساتھ ملازمت کرتے ہیں ان میں سے بہت سے عشق و معاشقہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں بعض تو لو میرج کا شکار ہو جاتے ہیں۔ گانے سننے والے کو شوق ہوتا ہے کہ اس کے گلوکار سے ملاقات ہو۔ آخر میں نتیجہ خطرناک ہوتا ہے۔

بدنگاہی کا گناہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص کسی عورت کی خوب صورتی پر بری خواہش سے نظر کرے گا قیامت کے دن اس کی دونوں آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائیگا (ہدایہ شرح کنز) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص ایسی کسی عورت کی ہتھیلی کو مس کرے جو اس پر حلال نہیں قیامت کے دن اس کی ہتھیلی پر انگارے رکھے جائیں گے (ہدایہ) جب نظر و مساس میں ایسا عذاب ہے تو بوسہ پر کیا کچھ عذاب ہوگا جبکہ اس کی لذت چھونے سے زیادہ ہے اور مباشرت سے بہت زیادہ قریب ہے۔ آنکھ میں تنکا پڑ جائے تو کیسی اذیت ہوتی ہے، اللہ کی پناہ کہ آنکھ میں سیسہ گرم کر کے بھرا جائے، چراغ کے قریب انگلی کر کے دیکھو کیسے درد ہوتا ہے پس انکی تکلیف کیسے برداشت ہوگی جب ہاتھ پر انگارے رکھے جائیں گے۔ پس سمجھدار شخص خود کو ایسی اذیت و تکلیف سے بچانے کے لئے ایسے عارضی گناہ کی لذت چھوڑ دیتے ہیں جسطرح مرد کو اجنبی عورت کی جانب اور محرم کی جانب سے شہوت سے دیکھنا حرام ہے اسی طرح عورت کا بھی مرد کو دیکھنا حرام ہے عورت کو پردہ کرنا چاہیئے خواہ مرد نابینا بھی کیوں نہ ہو۔

ناچ ڈانس دیکھنا

ناچ و رقص دیکھنا بھی گناہ کبیرہ ہے بلکہ گناہوں کا مجموعہ ہے اس لئے کہ اس میں آنکھ کا گناہ، زبان کا گناہ، ہاتھ کا گناہ، اور پاؤں کا گناہ ہے آنکھ کا گناہ تو یہ ہے کہ ڈانس و رقص میں غیر محرم کو نظر جما کر ٹکٹکی باندھ کر اور اکثر شہوت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، کان کا گناہ یہ ہے کہ غیر محرم کا گانا اور ساز باجا پوری توجہ سے سنا جاتا ہے زبان کا گناہ یہ ہے کہ غیر محرم سے باتیں کرتے ہیں اور ناچ کی محفل میں جانا پاؤں کا گناہ ہے جو شخص ناچ و رقص کی محفل کرا رہا ہے اس پر تمام حاضرین مجلس کا گناہ ہوگا جیسے براہ راست ڈانس و رقص گانا سننا حرام ہے اور گناہ ہے اسی طرح ٹی وی اور وی سی آر پر دیکھنا اور سننا بھی حرام ہے۔ عموماً شائع

باقی صفحہ ۲۰ پر

خودساختہ پیغمبر

ایک روز صدر ایوب حسب معمول اپنے سیاسی فلسفہ پر ایک طوفانی تقریر ختم کی تو ایک منسٹر افسر جو کہ مرزائی عقیدہ سے تعلق رکھتے تھے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر عقیدت سے بھرائی ہوئی آوازمیں بولے جناب آج تو آپ کے افکار عالیہ میں پیغمبری شان جھلک رہی تھی۔ میں نے بھی اسی طرح سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا! جناب آپ ان صاحب کی باتوں میں بالکل نہ آئیں، کیونکہ انہیں خودساختہ پیغمبروں کی شان کا تجربہ ہے۔ (از شہاب نامہ صفحہ ۸۷۴) مرسلہ منصور احمد خان۔

جلد نمبر ۱۱ — شمارہ نمبر ۱
بتاریخ : ۲۵ ذیقعدہ تا ۲ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ
مطابق : ۲۹ مئی تا ۴ جون ۱۹۹۲ء

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

پرنسپل — عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱	بحران کے اسباب	۲
۲	مرزا غلام احمق	۳
۳	ختم نبوت کا گیارہواں سال (اداریہ)	۵
۴	اسلام اور حج	۷
۵	داستان کربلا	۹
۶	شہدائے ختم نبوت کانفرنس	۱۱
۷	تعارف اور خدمات	۱۳
۸	(دس) انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعام کا اعلان	۱۴
۹	مجلس ختم نبوت ایک نظر میں	۱۵
۱۰	مرزا قادیانی سے انٹرویو	۱۹
۱۱	دینی جماعتوں کے راہنماؤں کی کانفرنس	۲۳
۱۲	امتناع قادیانیت آرڈیننس	۲۴
۱۳	ختم نبوت میں منعقدہ تقریب	۲۵
۱۴	لاہور میں مکاتب فکر کا یوم احتجاج	۲۵
۱۵	ایک قادیانی کا قبول اسلام	۲۶

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نائب سرپرست
مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نگران اعلیٰ
مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر
محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک/ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان۔ فون نمبر:- 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9H7 U.K.
PHONE: 071-737-8199.

مرزا غلام احمق

شاہین اقبال اثر

تاریکیوں کا راہی
مرزا غلام احمق

انگریز کا سپاہی مرزا غلام احمق
پکڑا گیا یہاں بھی جکڑا گیا وہاں بھی
مجرم تھا وہ بھی شاہی مرزا غلام احمق
چاہا نہیں بھلا جب تونے کیا برا جب
ہوگا ترا برا ہی مرزا غلام احمق
پھل کا نہیں تصور ہر شاخ خار سے پُر
اک نخلِ کجھلا ہی مرزا غلام احمق
اُو تیرگی کے رہزن کل خلق تجھ سے بدظن
بھٹکے تجھے خدا ہی مرزا غلام احمق
ابلیس کے علاوہ اب کون اس جہاں میں
دے گا تیری گواہی مرزا غلام احمق
کیا خوب تیری فطرت مومن سے دشمنی اور
کافر کی خیر خواہی مرزا غلام احمق
بھگتے گا خمیازہ اخلاق کا جنازہ
ایمان کی تباہی مرزا غلام احمق
آنکھیں تھیں یا بٹن تھے تھا پیٹ یا دمن تھے
گردن تھی یا صراحی مرزا غلام احمق
دوزخ کی وادیوں میں تڑپے ہے اس طرح تو
بے آب جیسے ماہی مرزا غلام احمق
واقف آخر سبھی ہیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم روشنی ہیں
اور ظلمت و سیاہی
مرزا غلام احمق

ہفت روزہ "ختمِ نبوت" کا گیارہواں سال

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے

الحمد للہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اپنی عمر کی دس منزلیں طے کر چکا ہے اور انشاء اللہ جلد ہی گیارہویں سال میں قدم رکھ رہا ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ہفت روزہ ختم نبوت کا اولین و آخری مشن عقیدہ ختم نبوت ناموس رسالت کا تحفظ اور مرتد و زندیق ٹولے قادیانیت کا زور دار انداز میں تعاقب ہے۔ باوجودیکہ وسائل محدود ہیں قدم قدم پر مشکلات کا سامنا ہے طباعت سے متعلق سامان کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ادارہ نے ہمت نہیں ہاری اور رسالہ پہلے سے زیادہ آب و تاب کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور انشاء اللہ شائع ہوتا رہے گا۔

جن دوستوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ابتدائی دور دیکھا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اس دور میں فتنۂ قادیانیت کے بارے میں کچھ لکھنا تو بہت دور کی بات ہے صرف ختم نبوت کا نام لینا بھی جرم تصور کیا جاتا تھا۔ اگر مجلس کے کسی مبلغ نے ختم نبوت کے موضوع پر تقریر کر دی تو اسے فوراً گرفتار کر لیا جاتا تھا اور ضمانت بھی بڑی مشکل سے ہوتی تھی۔ جہاں ایسی صورت حال ہو وہاں ختم نبوت کی خبریں کیسے چھپ سکتی تھیں؟

ایسا کیوں تھا؟ اس لئے کہ جب ملک تقسیم ہوا تو انگریز ہندوستان میں کانگریس کو حکومت دے گیا اور پاکستان میں مسلم لیگ کو .... ویسے بھی مسلم لیگ کا حق تھا اس لئے کہ قیام پاکستان کی تحریک مسلم لیگ ہی نے چلائی تھی۔ عوام نے مسلم لیگ کا ساتھ اس لئے دیا کہ اس نے عوام کے سامنے یہ نعرہ لگایا تھا پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ۔ اور ساتھ ہی یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ اگر پاکستان بن گیا تو ہم ملک میں اسلام نافذ کریں گے لیکن

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

بجائے اس کے کہ یہاں اسلام نافذ ہوتا بے دین، ملحد اور زندیق قسم کے لوگوں کو کلیدی عہدے سونپے گئے۔ وزارت خارجہ جو ایک اہم ترین وزارت ہے اس پر مشہور قادیانی اور انگریز کے خطاب یافتہ ظفر اللہ خان کو بٹھا دیا گیا جس کی وجہ سے پاکستان کے تمام سفارت خانے قادیانی تبلیغ کے اڈے بن گئے عملہ بھی ایسا بھرتی کیا گیا جو زیادہ تر قادیانی تھا۔ ظفر اللہ خان نے اپنے اثر و رسوخ سے اندرون ملک بھی اہم پوسٹوں پر قادیانیوں کو لگوا دیا فوج جس پر ملک کے دفاع و استحکام کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس میں بھی کلیدی عہدے قادیانیوں ہی کے پاس تھے یہ سب کچھ ویسے ہی نہیں ہو رہا تھا بلکہ مرزا محمود کی ہدایت کے تحت ایسا کیا جا رہا تھا کیونکہ مرزا محمود نے ایک مرتبہ اپنی جماعت کو ہدایت دی تھی کہ وہ فوج، خزانہ، خارجہ امور اور ان جیسے منفعت بخش محکموں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھرتی ہوں چنانچہ ظفر اللہ نے مرزا محمود کی ہدایت پر ہزاروں قادیانیوں کو بھرتی کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ملک میں نام کو تو مسلم لیگ کی حکومت تھی لیکن عملاً قادیانی حکومت کر رہے تھے۔

۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۵۳ء تک قادیانیت ملک پر چھائی ہوئی تھی جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں قادیانیت کے خلاف بولنا بہت بڑا جرم تصور کیا جاتا تھا اور جو علماء عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کا فریضہ انجام دے رہے تھے انہیں پابند سلاسل کر دیا جاتا یا مقدمات میں الجھا دیا جاتا۔ ۱۹۵۳ء

کی تحریک ختم نبوت کے بعد اس میں قدرے نرمی پیدا ہوئی لیکن وہ نرمی بھی نہ ہونے کے برابر تھی۔ اس دور میں جبکہ تبلیغ جرم ہو، خطابت پر سیفٹی ایکٹ کے پہرے لگے ہوئے ہوں۔ زباں بندی اور نظر بندی کا کالا قانون رائج ہو کسی ایسے رسالے کے ڈیکلریشن ملنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا جو ختم نبوت کے نام سے ہو اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے ساتھ قادیانیت کا بھی بھرپور اور مؤثر انداز میں تعاقب کرے۔

یہاں اس بات کا تذکرہ بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ مجلس کے بانی راہنما مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ (خدا ان کی تربت پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین) کی قیام مجلس کے وقت سے ہی یہ خواہش رہی کہ مجلس کا اپنا رسالہ ہو جس میں مجلس کی خبریں بھی شائع ہوں اور فتنۂ قادیانیت کا تعاقب بھی ہو جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا حالات ایسے تھے کہ رسالہ کا ڈیکلریشن ملنا ناممکن تھا بالآخر انہوں نے دوسرے رسائل سے معاہدہ کیا اور اسی طرح جماعتی خبریں منظر عام پر آنے لگیں۔ جن رسالوں میں مجلس کی خبریں شائع ہوتی تھیں قادیانی لابی نے ان کے لئے بھی مشکلات پیدا کیں تاکہ وہ اپنی اشاعت برقرار نہ رکھ سکیں۔ بہر حال حضرت مولانا مرحومؒ یہ حسرت لئے دنیا سے تشریف لے گئے اور ختم نبوت کے نام سے مجلس کو رسالہ شائع کرنے کی اجازت نہ مل سکی۔

کہتے ہیں کہ گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو وہ شہر کا رخ کرتا ہے۔ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ اسٹیشن پر قادیانیوں نے یہ شرارت کی کہ نشتر میڈیکل کالج ملتان کے کچھ مسلمان طلباء بذریعہ چناب ایکسپریس پشاور سے سیر و سیاحت کے بعد واپس آرہے تھے کہ قادیانی غنڈوں نے مرزا طاہر کی قیادت میں ان پر حملہ کر دیا جس سے وہ زخمی ہو گئے یہ خبر آناً فاناً پورے ملک میں پھیل گئی مسلمان مشتعل ہو گئے جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کے خلاف زوردار تحریک شروع ہوگئی۔ الحمد للہ جو تحریک ۲۹ مئی کے واقعہ کے نتیجہ میں شروع ہوئی وہ عوام و خواص کے مثالی اتحاد کی بدولت، ستمبر ۱۹۷۴ء کو کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور قادیانیوں کو پارلیمنٹ نے غیر مسلم اقلیت قرار دے کر چوہڑے اور چماروں کی صف میں کھڑا کر دیا۔

اس تحریک کے بعد حالات نے پلٹا کھایا اور الحاج عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب نے ہفت روزہ ختم نبوت کے نام سے درخواست دے دی اگرچہ رکاوٹیں پیدا ہوئیں لیکن اللہ کے فضل سے رکاوٹوں اور مزاحمتوں کے باوجود درخواست منظور ہوگئی ہفت روزہ کا پہلا شمارہ ۲۹ مئی ۱۹۸۲ء کو شائع ہوا۔ اسی تاریخ کو ربوہ ریلوے اسٹیشن کا واقعہ پیش آیا تھا جو ۱۹۷۴ء کی تحریک کا پیش خیمہ ثابت ہوا اس تحریک میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد پرچے کی اشاعت کا آغاز ربوہ ریلوے اسٹیشن کے واقعہ کی مناسبت سے ۲۹ مئی کو کیا گیا اس وقت سے لے کر اب تک ہفت روزہ پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔

جو مقاصد اور پروگرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہیں ہفت روزہ ختم نبوت بھی انہیں مقاصد اور پروگرام کو لے کر منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ اس رسالہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ صرف اندرون ملک ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں پہنچ رہا ہے جس سے وہاں کے مسلم عوام قادیانیوں کے ارتدادی عقائد و نظریات اور ان کے خطرناک عزائم سے آگاہ ہو چکے ہیں۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس رسالہ کو گھر گھر پہنچایا جائے۔ اس کی اشاعت میں اضافہ کے لئے پوری پوری کوشش کی جائے اس وقت رسالہ خسارے میں جا رہا ہے ہمارے نزدیک منافع مقصود نہیں بلکہ تبلیغ اور فتنۂ قادیانیت کا تعاقب مقصود ہے جو دوست مالی استطاعت رکھتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ مالی تعاون فرمائیں تاکہ اس کی اشاعت تعطل کا شکار نہ ہو۔

آخر میں ایک خوشخبری بھی سنانا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ آج سے ایک سال پہلے تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، ہفت روزہ ختم نبوت کے دفاتر اور دفاتر سے ملحقہ جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ انتہائی خستہ حالت میں تھے جو دوست ایک سال پہلے تک یہاں آتے رہے انہیں بخوبی علم ہے کہ گرمی ہو یا سردی ٹین اور سیمنٹ کی چادروں کے نیچے بیٹھ کر کام ہوتا تھا مسجد کی حالت انتہائی خستہ تھی اور کسی بھی وقت گرنے کا اندیشہ تھا۔ کئی بار حکام کو اس طرف توجہ دلائی لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی یہ مسجد اور دفاتر جس جگہ پر واقع ہیں وزارت ماحولیات کے کنٹرول میں ہے گذشتہ سال وزارت ماحولیات کا قلمدان سردار محمد یعقوب ناصر جو بلوچستان کے غیور مسلمان ہیں ان کے سپرد تھا۔ جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے ایک استاد مولانا عبدالمنان صاحب جو سردار صاحب کے عزیز ہیں ان کے توسط سے مسجد اور دفاتر کی تعمیر کے لئے درخواست پیش کی گئی جو انہوں نے منظور کر لی اس کے فوراً بعد تعمیر کا سلسلہ شروع ہو گیا جو اب پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے دو منزلہ خوبصورت مسجد اور دو منزلہ ہی دفاتر ہیں جن میں تمام انتظامات مکمل ہونے کے بعد کام شروع ہو چکا ہے۔ یہ مسجد اور دفاتر کراچی کے عین قلب میں واقع ہیں ہم ان تمام دوستوں اور شمع ختم نبوت کے پروانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے مسجد اور دفاتر کی تعمیر میں کسی طرح سے بھی تعاون کیا اور اب یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ دفاتر کی وجہ سے پوری دنیا میں تیزی کے ساتھ تبلیغ ختم نبوت کا فریضہ انجام دینے کے لئے تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلوص نیت کے ساتھ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے تعاقب کی توفیق بخشے۔ (آمین)

اسلام اور حج

عبادات کا فلسفہ

رعایت اللہ فاروقی

عقل انسانی تسلیم کرتی ہے کہ ہر عمل ہر تحریک اور ہر اقدام کا لازماً کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوا کرتا ہے یہ ایک کلی اصول ہے جس کا مشاہدہ ہم اپنی روزمرہ کی زندگی کے ہر ہر موڑ پر کرتے ہیں۔ اس اصول کو پیش نظر رکھ کر انسانی وجود کے عدم کی ظلمتوں سے وجود کی روشنیوں میں آنے کی تحریک کے بارے میں سوچا جائے تو انسانی عقل دنیوی بھول بھلیوں میں ہی کھو کر چلی جاتی ہے۔ آخر کار سوال کا درست اور حقیقی جواب قرآن مجید دیتا ہے کہ "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" یعنی وجود انسانی کی تخلیق کی تحریک کی غرض صرف اور صرف اللہ کی عبادت ہے لیکن آج کا دانشور، مسلمان اور وہ انسان جس کی عقل نے اسے خلاؤں کے اس پار پہنچا دیا ہے اور جو کائنات کے رموز پر غور و فکر کر کے سائنس کو چار چاند لگا رہا ہے۔ اس انسان اور بالخصوص مسلمان کی یہ عقل اسے اتنی سی بات نہ جانے کیوں نہیں سمجھاتی کہ عبادت الٰہی مقصد تخلیق انسان ہے اور یہ مقصد تب حاصل ہو سکے گا کہ انسان صحتمند ہو اور زندہ ہو اور صحتمند اور زندہ رہنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کسب معاش کرے تو گویا کسب معاش ایک ثانوی چیز ہو گئی۔ اور یہ کہ اس کی بنیادی حیثیت ایک وسیلے کی ہے۔ اور یہ بھی اصول ہے کہ مقصد کے لئے وسیلے کو ترک کیا جا سکتا ہے۔ لیکن وسیلے کے لئے مقصد کو ترک نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر کوئی ایسا کرے تو لوگ اسے احمق اور بیوقوف سمجھیں گے۔ لہٰذا اپنے دنیوی معاملات اور کاروبار میں وقتی طور پر چند منٹ تک عبادت کے لئے وقفہ کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ جو دنیا کے معاملے کو اختیار کیا گیا ہے۔ یہ تو اس لئے ہے کہ اس کے ذریعے زندگی کی گاڑی چلتی ہے۔ تاکہ انسان عبادت جو اس کی پیدائش کا مقصد ہے ادا کر سکے۔

آج کا مسلمان اپنے دنیوی مفاد کے لئے اخروی مفاد کو ترک کر دیتا ہے نماز کے وقت ہماری مسجدیں اور ہمارے دفاتر خود گواہی دیتے ہیں کہ مقصد کو ترک کر کے وسیلے کو ترجیح دینے والے کتنے ہیں اور وسیلے کو ترک کر کے مقصد کو ادا کرنے والے کتنے ہ؟

اسلام کے فلسفۂ عبادت پر اگر خالص عقلی لحاظ سے غور کیا جائے تو یہ سب کچھ بہت عجیب سا لگتا ہے بظاہر عبادات انسانی وجود کی کچھ مخصوص قسم کی حرکات کا نام لگتا ہے لیکن ایک چیز وہ ہے جو اس کے اندر ہے۔ اور جو اس کی روح کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہی حرکات اگر کوئی شخص بلا نیت عبادت کرے تو وہ کچھ بھی محسوس نہیں کرے گا۔ لیکن اگر عبادت کی نیت سے خلوص کے ساتھ کرے تو دل میں ایک عجیب قسم کی طمانیت محسوس ہو گی۔ یوں تو اسلام کی تمام عبادات اپنی ہیئت کے حوالے سے عجیب ہیں مگر حج انہیں سے کچھ زیادہ ہی عجیب ہے۔

اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ حج یہ ایک ایسی عبادت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے چند محبوبوں کی بعض محبوب اداؤں سے ترتیب دیا ہے۔

جب بات حج کی ہو رہی ہو تو پھر ہمیں تاریخ کی شاہراہ پر الٹا سفر کرتے ہوئے پیچھے بہت پیچھے جانا ہو گا جب اس گھر کی تعمیر ہو رہی تھی جو ہر سال ہر خاص و عام کے اجتماع کا مرکز بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنی زوجہ حضرت ہاجرہ اور ان کے بطن سے ہونے والے اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جو اس وقت عمر کے اعتبار سے شیر خوار ہی تھے لیکر اس بے آب و گیاہ بیابان میں چھوڑ آئیں جہاں آج مکہ مکرمہ آباد اور وہ گھر قائم ہے جو بقول اقبال کے ؂

دنیا کے بت کدے میں ہے وہ پہلا گھر خدا کا
ہم پاسباں ہیں اس کے وہ پاسباں ہمارا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس حکم کی تعمیل فرمائی اور اہلیہ و صاحبزادہ کو وہیں چھوڑ آئے جہاں کا حکم تھا۔ حکم کی اس تعمیل میں دیگر اسباق کے علاوہ ایک درس یہ بھی ہمیں ملتا ہے کہ احکام الٰہی کو عقل کے پیمانے پر نہ ناپنا چاہیے اور نہ ہی اس کی گنجائش ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہونا ممکن ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے صاحبزادے اور اہلیہ کو اس بے آب و گیاہ میدان میں چھوڑ کر نہ آتے کیونکہ عقل کہتی ہے کہ جہاں کھانے کے لئے خوراک، پینے کے لئے پانی اور رہنے کے لئے گھر نہ ہو وہاں یہ لوگ زندہ کیسے رہیں گے۔ لہٰذا یہ اقدام نہیں کرنا چاہیے۔ مگر نہیں! شریعت میں اس چیز کی گنجائش نہیں ہے۔ حکم الٰہی سمجھ میں اور عقل میں آئے یا نہیں بندے کا کام یہ ہے کہ آنکھیں بند کر کے اس پر

عمل گزرے ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی کیا۔ خوراک اور پانی کا وہ محدود ذخیرہ جو حضرت حاجرہ کے پاس تھا ختم ہو چکا اور بھوک اور پیاس سے بلکتے ہوئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو کھلانے پلانے کے لئے مزید جب کوئی چیز موجود نہ رہی تو بھوک اور پیاس سے بلکتے ہوئے اس بچے کی ماں پانی کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی اور صفا و مروا کے درمیان پانی کی تلاش میں دیوانہ وار دوڑنے لگی۔ اور پھر وہ خدا جس کے حکم پر انہیں وہاں پہنچایا گیا تھا اور جو اپنے بندوں کے ساتھ ان کے والدین سے بھی ستر گنا زیادہ محبت کرتے ہیں اس نے پانی کا چشمہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدموں ہی میں جاری فرما دیا۔ اور چشمہ بھی کوئی ایسا ویسا نہیں اور پانی بھی کوئی عام پانی نہیں بلکہ چشمے کی عظمت کا یہ مقام کہ پورا عالم اسلام اس کا نام احترام سے لیتا ہے اور پانی کے تو تبرک کی یہ کیفیت کہ حجاج وہاں جا کر اس سے سیراب ہوتے ہیں اور بطور تبرک پوری دنیا میں لے کر جاتے ہیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدموں سے مس ہونے سے یہ عالم کہ وہ پانی صرف پانی ہی نہیں رہا بلکہ ایک ایسا اکسیر بن گیا ہے کہ جو مسلمانان عالم کے جسمانی و روحانی امراض کو ختم کر دیتا ہے۔

صفا اور مروا کے درمیان حضرت ہاجرہ کی وہ دوڑ اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئی کہ اسے سعی کے نام سے حج کا ایک رکن بنا دیا۔

پھر وقت گزرتا گیا حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بچپن سے لڑکپن میں قدم رکھ دیا تھا۔ انہی دنوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ملا کہ اب اپنے اس صاحبزادے کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے اس حکم سے صاحبزادے کو آگاہ کیا تو پیغمبر والد کے اس پیغمبر فرزند نے فرمایا "فافعل ما تؤمر" اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس حکم خداوندی کو پورا کرنے کے لئے جب اس مقام کا رخ کیا جو منیٰ کے نام سے مشہور و معروف ہے تو راستے میں شیطان نے ان کو بہکانے کی بھرپور کوششیں کیں جس کے رد عمل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو تین مقامات پر کنکریوں کے ذریعے مارا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ عمل بھی اللہ تعالیٰ کو پسند آیا اور اسے رمی الجمار کے نام سے حج کا حصہ بنا دیا۔

اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کا اقدام بھی جب فرما لیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ایک مینڈھا قربان کروا دیا اور اس عمل کو بھی حج کا جزو لاینفک بنا دیا گیا۔

پھر جب تعمیر کعبہ کا حکم ملا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر

باقی صفحہ ۲۶ پر

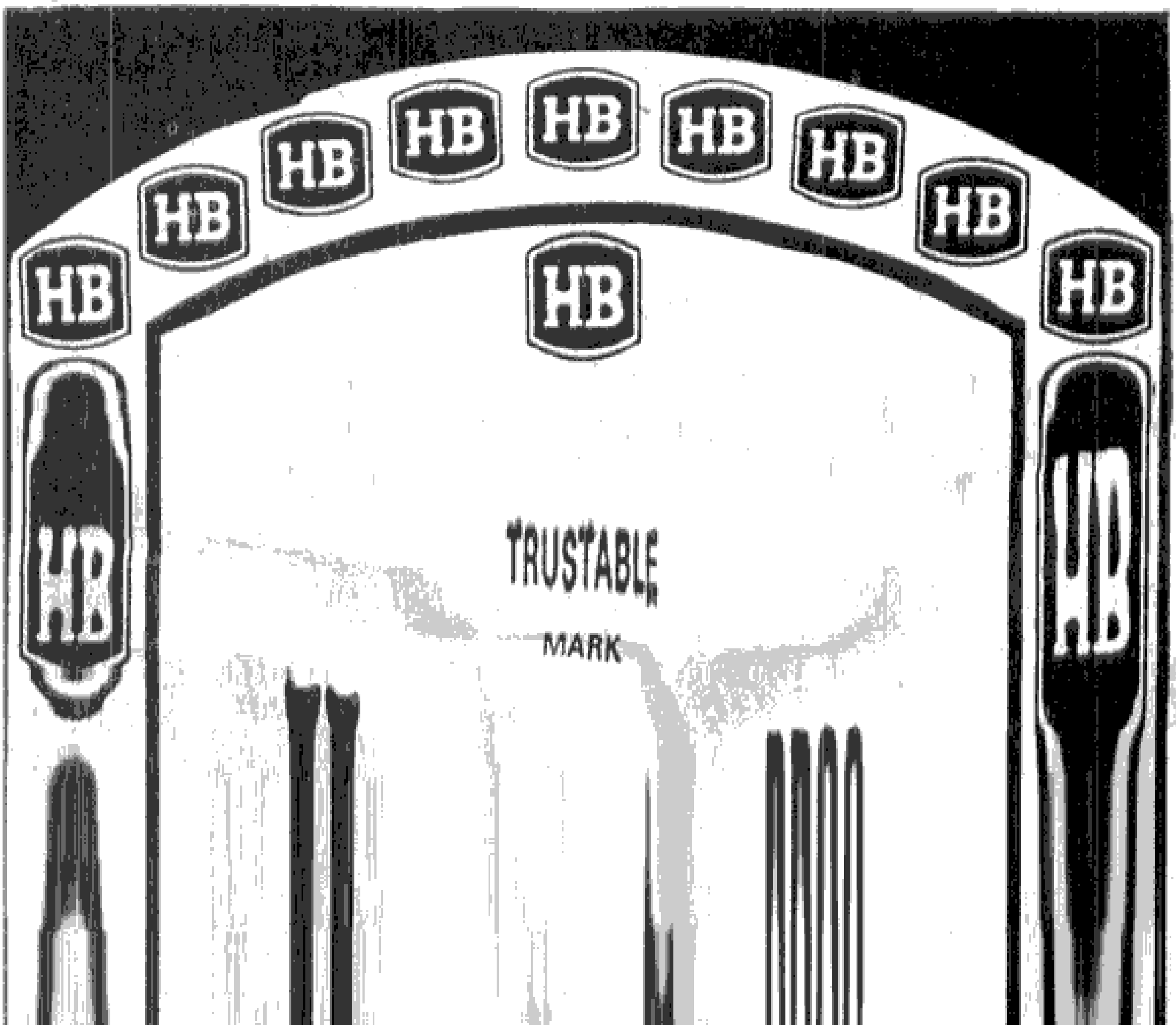

قسط نمبر ۲۱

خفیہ مجلس

اس مجلس اور اس کے علاوہ دیگر مجلسوں کا حال آئندہ بیان کیا جائے گا۔ اب ہمیں ذرا کلیسائے پطرس اور خانقاہ کو جا کر دیکھنا چاہیئے اور معلوم کرنا چاہیئے کہ خانقاہ کے راہب صاحب اور راہبہ پر کیا گزری اور لاٹ پادری (ازبیلا کے والد صاحب)

اسپین کی تاریخ کا ایک منفرد واقعہ

جس نے عیسائی دنیا میں ہلچل مچا دی

ردِ عیسائیت پر جدید انداز میں ایک دلچسپ سلسلہ

از: محمد سعید خان دہلوی

اور میکائیل (میرانو کے والد) نے اس خبر کو کس طرح سنا اور قرطبہ کے عیسائیوں میں اس واقعہ نے کیا صورت حال پیدا کی، واقعہ اس طرح ہوا کہ جب یہ چاروں لڑکیاں کلیسائے پطرس سے گدھوں پر سوار ہو کر روانہ ہوئیں تو بے چارہ راہب پا بزنجیر پڑا ہوا تھا۔ اور چونکہ منہ میں کپڑا ٹھونسا ہوا تھا اس لیے وہ بول بھی نہ سکا۔ آخر راہبہ نے منہ سے کپڑا نکالا اور ہاتھ پیر سے رسی کھولی۔ اس قید سے آزادی ملنے کے بعد بھی راہب پر مدہوشی کا عالم طاری رہا۔ اُدھر راہبہ چاروں طرف دوڑتی رہی۔ زائرین حجروں میں قیام پذیر تھے۔ جب ان کو اس واقعہ کا علم ہوا تو بے چارے سر پیٹنے لگے۔ اور حسب عادت دلیوں کے دھانچوں کے سامنے کھڑے زار و قطار رونے لگے۔ جب ماتم سرائی ختم ہوئی اور راہب اور راہبہ کے ہوش و حواس ٹھیک ہوئے تو زائرین کے دو گدھوں پر سوار ہو کر خانقاہ روانہ ہوئے خانقاہ میں قدم رکھتے ہی تمام راہبوں اور راہبات نے استقبال کیا۔ لیکن جب ان دونوں کے چہروں پر شرمندگی، ذلت اور شکست کے آثار دیکھے تو وہ بھی حیرت زدہ رہ گئے۔ اتنے میں ایک شخص جرأت کر کے آگے بڑھا اور راہب سے اس طرح گویا ہوا۔

شخص: حضور، مقدس باپ کو اپنی صورت دکھاؤں گا۔ افسوس شیطان لعین نے دھوکہ دیا۔ ہاں وہی شیطان جس نے خداوند کو بھی بغیر آزمائے نہیں چھوڑا تھا۔ خبیث ازبلا! اور اے ملعون لڑکیو! لعنت ہو تم پر اور شیطان کی بچیوں! تم خود بھی گمراہ ہوئیں اور ہم کو بھی شرمندہ کیا اے خداوند تو دیکھ رہا ہے کہ تیرے مقدس بندوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا گیا۔ راہب کے اس واویلا کو سن کر خانقاہ کے تمام راہب سکتے میں رہ گئے اور ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ راہب نے مقدس باپ کا رقعہ لرزتے ہوئے ہاتھوں سے کھولا اور مندرجہ ذیل عبارت پڑھی۔

"ازبلا کو سمجھانے کے لیے اس کی تین سہیلیاں خانقاہ میں گئی تھیں جس کی اطلاع میں نے تم کو دے دی تھی میرا خیال ہے کہ ازبلا کا واپس لوٹنا بہت مشکل ہے۔ اگر اب بھی اس کی وہی کیفیت ہو تو اس کو محکمہ احتساب کے سپرد کر دو۔ اسی غرض کے لیے میں چند آدمی آج شام تک تمہارے پاس بھیجوں گا۔ تم لڑکی کو ان کے حوالے کر دینا۔ اب تم تینوں لڑکیوں کو واپس بھیج دو۔ ایسا نہ ہو کہ شیطان ان کو بھی ورغلائے اور ازبلا کے پھندے میں وہ بھی پھنس جائیں۔"

اس عبارت کو پڑھ کر راہب چیخیں مار مار کر زار و قطار رونے لگا۔ رونے دھونے سے فارغ ہو کر کہا کہ میں اس کا جواب کیا دوں۔ میں خود ہی مقدس باپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں تاکہ میں ان کو بتاؤں کہ شیطان کس طرح مقدسین کی آزمائش کیا کرتا ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلنے کے لیے کھڑا ہو گیا اور اپنے ساتھ فرانس کی دلیہ راہبہ کو بھی لے لیا۔ "مقدس باپ" لاٹ پادری کے مکان پر پہنچ کر راہب نے تمام واقعات بیان کیے اور لاٹ پادری نے خاموشی کے ساتھ سنے جب راہب تمام واقعات بیان کر چکا تو لاٹ پادری نے دریافت کیا۔

پادری: "جب میں نے تم کو یہ ہدایت کر دی تھی کہ ازبلا کی سختی کے ساتھ نگرانی کرتے رہنا پھر تم لڑکیوں کے دھوکہ میں کیوں آئے؟ اور تم نے ان کے جھوٹے کشف پر اعتبار کر کے خانقاہ کو کیوں چھوڑا؟ اگر ایسی حالت پیش آ گئی تھی تو مجھے اطلاع کر دیتے۔"

راہب: "مقدس باپ! میں اس کا کیا جواب دے سکتا ہوں بے شک ہم سے قصور ہوا اور شیطان کے دھوکے میں آ گئے۔"

پادری: "اچھا یہ بتاؤ کہ خانقاہ میں رہنے والے وہ کون سے راہب ہیں جو اس سازش میں ان لڑکیوں کے شریک ہیں۔"

راہب: "سازش میں تو کوئی بھی شریک نہیں اور ہم نے تو احتیاطاً اس امر کی کسی کو اطلاع بھی نہیں دی تھی۔ صرف میں اور یہ راہبہ جن کے تقدس کی دنیا قائل ہے اس واقعہ میں شریک تھیں۔"

پادری: (اپنے ملازم سے) "ذرا میکائیل اور پطرس کو تو بلا لاؤ۔ ان سے کہنا کہ تمام کاموں کو چھوڑ کر ابھی میرے ساتھ تشریف لے چلیں۔"

ملازم چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد میکائیل، پطرس اور دو تین پادری پیٹ پکڑے بھاگے مقدس باپ کے مکان پر پہنچ گئے۔ لاٹ پادری نے میکائیل سے یوں خطاب کیا۔

پادری: "میری لڑکی ازبلا کے ساتھ آپ کی صاحبزادی میرانو بھی چل دی۔"

میکائیل: "ہیں! مقدس باپ یہ کیا فرمایا۔"

پادری: "ازبلا اور میرانور نہیں بلکہ خانہ اور مرتھا بھی خانقاہ والوں کو دھوکا دے کر روانہ ہوگئیں۔"

میکائیل: "مقدس باپ! ارشاد فرمایئے۔ واقعہ کیا ہوا؟" پادری صاحب نے راہب سے کہا کہ ان کو بھی تمام واقعہ سنادو چنانچہ راہب نے رو رو کر تمام واقعہ کو ازاول تا آخر پوری تفصیل سے بیان کیا۔ جس پر میکائیل اور پطرس بھی رو پڑے۔

پادری: "روتے کیوں ہو لعنت بھیجو ان خبیث روحوں پر صرف افسوس اس بات کا ہے کہ ازبلا محکمۂ احتساب کی گرفت سے بچ گئی۔"

میکائیل: "مقدس باپ! یہ معمولی واقعہ نہیں ہے۔ تمام قرطبہ میں عیسائیوں کی سخت بدنامی ہوگی اور ہم کو شکل دکھانے کی بھی جگہ نہ رہے گی۔"

پادری: "اچھا۔ اب اس بات کا پتہ لگاؤ کہ یہ چاروں لڑکیاں کہاں ہیں؟ اس کے لیے ہمیں بہت جلد کارروائی شروع کردینی چاہیے۔"

جس روز لاٹ پادری سے راہب کی گفتگو ہوئی ہے۔ اس کے تیسرے روز ایک رات کو شب کا ایک ثلث حصہ گزر جانے کے بعد قرطبہ کے بڑے کیتھڈرل میں شہر کے تمام پادری اور پرجوش عیسائی جمع ہونے لگے۔ اس سے پیشتر مخفی طور پر سب کو اس بڑے گرجا میں جمع ہونے کی ہدایت کردی گئی تھی۔ بظاہر کسی بڑے مجمع کا سامان نظر نہیں آتا کیونکہ نہ تو روشنی کا کوئی اہتمام تھا اور نہ فرش اور صلیب وغیرہ کا کوئی انتظام کیا گیا تھا۔ لوگ برابر آتے جاتے تھے۔ اور خاموشی اور متانت کے ساتھ گرجا کے بڑے حال میں مقدس قربان گاہ کے سامنے بیٹھتے جاتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خاص جلسے میں حاضر ہونے کے لیے خفیہ طریق پر ہر عیسائی کو اطلاع دے دی گئی تھی۔

قربان گاہ پر ایک بڑی صلیب نصب تھی جس پر جناب مسیح لٹک رہے تھے اور صلیب کے نیچے مریم بتول بڑی حسرت کے ساتھ گھٹنے ٹیکے ہوئے اطاعت کا مظاہرہ کر رہی تھیں۔ کیتھڈرل کی تمام دیواریں گزشتہ ولیوں اور حواریوں کی تصاویر سے رومی اور مصری بت پرستی کا مرقع بنی ہوئی تھیں۔ ان ہی دیواروں کے نیچے تمام حاضرین ادب اور خاموشی کے ساتھ آآ کے بیٹھتے جاتے تھے۔ نن یا وہ کنواریاں جو پاک نفس راہبوں کا دلچسپ مشغلہ ہوتی تھیں وہ بھی پادریوں کے جھرمٹ میں نظر آنے لگیں۔ لاٹ پادری جو اس کیتھڈرل کا سردار اور ازبلا کا باپ تھا۔ بڑے تپاک سے سب مہمانوں کا استقبال کر رہا تھا۔ ان تمام کارروائیوں کے باوجود خاموشی اور متانت کا یہ عالم تھا کہ باہر سے کسی کو یہ بھی محسوس نہ ہوتا تھا کہ اندر کچھ ہو رہا ہے۔ تاہم اس خفیہ جلسہ کی اطلاع بھی مسلمانوں کو مل گئی اور پادریوں کا یہ راز چھپا نہ رہ سکا۔ لاٹ پادری اور میکائیل دروازہ پر کھڑے ہوئے پرجوش عیسائیوں کو اشارہ سے خاموش رہنے کی ہدایت کر رہے تھے۔ اور لوگ تھے کہ برابر چلے آ رہے تھے کیتھڈرل میں کئی ہزار عیسائی جمع ہو چکے تھے۔ مگر لاٹ پادری صاحب لوگوں کی مزید آمد کے منتظر تھے۔ کیتھڈرل میں عین مسیح مصلوب کے بت کے نیچے ایک شخص نے اپنے برابر والے سے کہا۔

شخص: "(نہایت خاموشی کے ساتھ) بھائی خداوند کا نام مبارک ہو! دیکھو یہ ایک لفافہ ہے جو مجھے مقدس باپ (لاٹ پادری) کو دینا ہے اور جلسے کے آغاز سے پیشتر دینا ہے مگر مجھے میکائیل نے حکم دیا ہے کہ تم فلاں فلاں آدمی کو بلا کر جلد لاؤ۔ اب مجھے اس حکم کی بھی تعمیل کرنی ہے۔ اس لیے اگر آپ تکلیف فرما کر یہ رقعہ مقدس باپ کو یہاں آتے ہی دے دیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔"

دوسرا شخص: "بڑی خوشی سے! آپ اطمینان رکھیں یہ ملفوف مقدس باپ کو یہاں آتے ہی دے دیا جائے گا۔"

شخص: "بہت بہت شکریہ! اچھا اب میں جاکر اپنے فرض کو انجام دیتا ہوں۔" یہ کہہ کر شخص مذکور کیتھڈرل سے آنکھ بچا کر نکل گیا۔

اب گرجا عیسائیوں اور پادریوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے اور یہ اطمینان بھی ہو گیا ہے کہ اب اور کوئی آنے والا نہیں ہے۔ جب سب لوگ آگئے تو اس امر کی تفتیش کی گئی کہ اس جلسہ میں کوئی (کافر) مسلمان تو نہیں ہے؟ اکثر پادریوں نے تمام مجمع میں پھر کر اور ایک ایک کو اچھی طرح دیکھ کر اپنا اطمینان کر لیا۔ اس کے بعد حکم دیا گیا کہ کیتھڈرل کے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں اور جلسہ کی کارروائی شروع کی جائے۔ عیسائیوں کے جوش و خروش کا یہ عالم تھا کہ اگر ان کو خاموش اور متین رہنے کی بہت ہدایت نہ کی گئی ہوتی تو ایک طوفان برپا کر دیتے۔ مزید اطمینان کے لیے چند معتمد لوگ گرجا کے باہر کھڑے کر دیئے گئے۔ تاکہ باہر سے کوئی شخص جلسہ کی کارروائی نہ سن سکے۔ جب یہ تمام کام تکمیل کو پہنچ گئے تو لاٹ پادری مع میکائیل اور دس بارہ پادریوں کے اونچے مقام پر کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں اگلی صف میں سے ایک شخص اٹھا اور اس نے خاموشی سے لاٹ پادری کے ہاتھ میں وہی لفافہ پکڑا دیا۔ جو ایک شخص اس کو پیش کرنے کے لیے دے گیا تھا۔ ملفوف کھولنے اور پڑھنے سے پیشتر لاٹ پادری نے متین آواز میں کہا کہ "میرے بچو! اور بچیو! آج ایک نہایت اہم مقصد کے لیے آپ کو یہاں آنے کی تکلیف دی گئی ہے جس کو پادری میکائیل آپ کے سامنے پیش کریں گے۔ آپ سکون و اطمینان کے ساتھ پادری صاحب کی تقریر سنیں۔"

چنانچہ پادری میکائیل تقریر کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور ادھر لاٹ پادری نے بیٹھے بیٹھے لفافہ کو کھول کر پڑھنا شروع کیا۔ پادری صاحب نے چند سطریں ہی پڑھی ہوں گی کہ ان کے منہ سے بے ساختہ ایک چیخ نکلی اور ایک دم کھڑے ہو گئے اور مارے غصے کے تھرتھر کانپ رہے تھے۔ تمام مجمع متحیر ہو کر لاٹ پادری کی طرف دیکھنے لگا۔ اور میکائیل کو بھی اس غصے کے آگے اپنی تقریر روک دینی پڑی۔ کچھ وقفے کے بعد مقدس باپ نے ارشاد فرمایا "دیکھو! ابھی ابھی کسی شخص نے مجھے ازبلا کا یہ خط دیا ہے۔ جس میں اس نے ہم سب کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی ہے۔ یہ ملفوف کس نے مجھے دیا ہے؟"

ایک عیسائی: "مقدس باپ میں نے دیا ہے اور ایک شخص اس کو آپ کی خدمت میں پیش کرنے۔۔۔"

یہ غریب جملہ پورا بھی نہ کرنے پایا تھا کہ چاروں طرف سے ایک ہنگامہ شروع ہو گیا۔ اور اس پر چاروں طرف سے گھونسے تھے اور لاتیں پڑنے لگیں۔ ہزاروں انسانوں کا مجمع اور پھر باری باری سے گھونسوں اور لاتوں کا پڑنا اس غریب کے لیے قیامت سے کم نہ تھا وہ بہتیرا چلاتا اور غل مچاتا تھا کہ میرا اس میں کیا قصور ہے۔ مگر اس جوش و خروش کے عالم میں اس صدا کو کون سنتا تھا۔ آخر جب وہ پٹتے پٹتے بے ہوش ہو گیا تو اس کی ٹانگیں پکڑ کے کیتھڈرل کی ایک کوٹھری میں بند کر دیا گیا۔ اس کے بعد ہنگامہ بڑی مشکل سے فرو ہوا۔ سکوت کے بعد لاٹ پادری خود کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

"یہ شخص مسلمان معلوم ہوتا ہے جو ہماری مقدس عورت

باقی صفحہ ۲۷ پر

روداد شہداء ختم نبوت کانفرنس لاہور

ابن مسعود ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

لاہور جگمگاتی روشنیوں ابلتے فواروں اور مہکتے پھولوں کا شہر ہونے کے ساتھ ساتھ کانفرنسوں کا بھی شہر ہے۔ آئے دن کسی نہ کسی پارٹی کا جلسہ یہاں منعقد ہوتا رہتا ہے۔ کیونکہ یہاں سے جو بات نکلتی ہے۔ پورے ملک میں پھیل جاتی ہے۔ لاہور جب متحرک ہوتا ہے۔ تو پورا ملک حرکت میں آجاتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخ قیام جماعت کے وقت سے لاہور میں قائم ہے۔ لیکن ایک عرصہ سے کچھ سرگرم نہیں تھی۔ تنظیمی کام ٹھنڈا ہو رہا تھا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی لاہور میں بطور مبلغ تقرری سے جماعتی جسم میں ایک گرمی اور ایک تڑپ پیدا ہوئی۔ بکھرے ہوئے احباب جمع ہوئے۔ مقامی انتخاب ہوا۔ ماہانہ اجلاس پابندی سے ہو رہے ہیں۔ مختلف حلقوں میں جماعتی یونٹ قائم کیے گئے ہیں۔ ایک اجلاس میں اس بات کی کمی محسوس کی گئی کہ لاہور وہ شہر ہے جہاں ختم نبوت کے لیے بہت بڑی قربانی پیش کی گئی۔ لیکن ان شہداء ۱۹۵۳ء کی ارواح پاکیزہ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے یہاں کوئی کانفرنس نہیں ہوئی چنانچہ گذشتہ دنوں جناح ہال میں شہداء ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ حسب فیصلہ یہ کانفرنس جناح ہال میں انعقاد پذیر ہوئی۔ تلاوت کلام پاک سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ حافظ عبدالخالق صاحب نے حمدیہ اشعار ترنم سے پیش کیے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد اسماعیل نے حسن و خوبی سے سرانجام دیئے۔

مولانا فقیر اللہ صاحب نے نہایت احسن طریق سے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب نے سپاہ صحابہؓ کی نمائندگی کرتے ہوئے ولولہ انگیز خطاب کیا۔

اجلاس کی صدارت مجلس لاہور کے امیر حاجی بلند اختر نظامی نے کی۔ مہمان خصوصی حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی تھے۔

مولانا فتح محمد صاحب جماعت اسلامی نے فرمایا۔ قیام پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریہ ہے:۔

پاکستان کا مطلب تھا لا الٰہ الا اللہ۔ یہ اللہ تعالیٰ سے ہمارا عہد تھا کہ ہم جس مملکت کا مطالبہ کر رہے ہیں اس میں ہم تیری شریعت کو نافذ کریں گے۔ لیکن قیام پاکستان کے بعد ہم اس عہد کو بھول گئے اور اقتدار کی جنگ میں الجھ گئے۔ اللہ کی سنت ہے کہ اگر شکر کرو گے تو مزید دیں گے۔ اور اگر ناشکری کرو گے تو عذاب نازل کریں گے اس سنت الٰہی کے مطابق عہد شکنی کی ہمیں سزا ملی۔ اور مشرقی پاکستان ہم سے الگ ہو گیا۔ افسوس ہم اس کے بعد بھی نہ سنبھلے۔ اور خواب خرگوش میں مست رہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ باقی ماندہ پاکستان بھی اختلاف و انتشار کا شکار ہے۔ سندھ میں مشرقی پاکستان کی سی صورت حال پیدا ہو چکی ہے۔ اگر اب بھی نہ سمجھے تو سنت الٰہی کے مطابق پھر سزا ملے گی۔ آئی جے آئی کی حکومت صرف مسلم لیگ کے بل بوتے پر وجود میں نہیں آئی تھی۔ بلکہ اس میں اسلامی قوتوں اور علما کی قربانیوں کا خون شامل ہے۔ لیکن موجودہ حکومت اسلامی قوانین کے نفاذ سے پہلو تہی کر رہی ہے۔ سود کا مسئلہ حکومت کی مجرمانہ غفلت سے معرض التوا میں پڑا ہوا ہے۔ حالانکہ یہ صرف علما کا ہی مطالبہ نہیں بلکہ اللہ کا حکم ہے۔ اور جدید ماہرین معیشت غیر سودی نظام کو قابل عمل قرار دے چکے ہیں۔ بلکہ کئی ملکوں میں عملی طور پر رائج ہے۔

آج مسئلہ کشمیر کے گرد بھی سازشوں کے جال بنے جا رہے ہیں۔ ہمیں اس بارے میں کسی دباؤ کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارا آج کا موضوع ختم نبوت ہے۔ ختم نبوت صرف ایک مذہبی عقیدہ ہی نہیں بلکہ ایک زندہ نظریہ ہے۔ اس نظریے کو تسلیم کرانے میں علما کی کوششیں قابل تحسین ہیں۔ عوام کا جذبہ قابل ستائش ہے۔ انتخاب کی اہمیت مسلمہ ہے۔ اور اس میں مسلمہ تشخص کو تسلیم کیا گیا ہے۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ ایک معقول مطالبہ ہے۔ بے نظیر کے دور میں اسے تسلیم کر لیا گیا تھا۔ لیکن عمل در آمد سے پہلے حکومت ختم ہوگئی۔ نواز شریف کی شریفانہ حکومت اسے تسلیم کرنے میں ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ ہم اسے قادیانی سازش سمجھتے ہیں صدر پاکستان کی سفارش کے بعد اسے فوراً تسلیم کرنا چاہیئے۔

مولانا اسماعیل صاحب۔ مجلس ختم نبوت ایک متفقہ سٹیج ہے۔ اس میں تمام مکاتب فکر شریک ہیں۔ نظریہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مجلس کی قیادت میں ملت اسلامیہ کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں۔

علامہ خالد محمود صاحب۔ نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا یہ اجلاس موجودہ حالات میں ایک اہم ضرورت کو پورا کر رہا ہے مرزا قادیانی کے بعد جہاد کی تحریکیں سب سے زیادہ چلیں۔ جہاد کشمیر جہاد افغانستان اس کی تازہ مثالیں ہیں۔ یہی مرزا کے کذب کی بین دلیل ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی آمد ختم نبوت کے منافی نہیں۔ لا نبی بعدی کا معنیٰ ہے کہ نبیؐ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ پیدا شدہ نبی کا آنا اس کے منافی نہیں۔ معراج کی شب ایک نہیں تمام انبیاء آئے تھے۔ لیکن اس سے ختم نبوت ختم نہیں ہوئی۔ نبوت کی تاثیر یہ ہے کہ یہ اپنے ماننے والے کو نجات کی ضمانت دیتی ہے۔ جب تک دوسرا نبی نہ آئے۔ دوسرا نبی آجائے تو اسے ماننا بھی لازم ہو جاتا ہے۔ ختم نبوت کی تاثیر یہ ہے کہ یہ اپنے ماننے والے کو دائمی نجات کی ضمانت دیتی ہے۔ عیسیٰؑ نئی دعوت کے ساتھ نہیں آئیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلی نماز کی امامت اس امت کا ایک فرد کرے گا۔ عیسیٰؑ کا نزول دجال کا توڑ ہوگا۔ کیونکہ دجال کے استدراج کا صحیح جواب عیسیٰؑ کے معجزات ہیں۔

حافظ عبدالقادر روپڑی صاحب امیر جماعت اہلحدیث پاکستان نے کہا:۔ نبی علیہ السلام کی شان و عظمت کا تقاضا بھی یہ ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہ آئے۔ مرزا نے اپنے خاتم الاولاد ہونے کا جو معنی بیان کیا ہے۔ افسوس کہ مرزائی نبی علیہ السلام کے بارے میں خاتم النبیین کا یہ معنی تسلیم نہیں کرتے۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔ عیسیٰؑ کی آمد کے بارے میں تمام دلائل سے قطع نظر ہمارے لئے صرف نبی علیہ السلام کا فرمان ہی کافی ہے اور ایک مؤمن کا ایسا ہی ایمان ہونا چاہیئے۔

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس

تحفظ ختم نبوت نے اجلاس کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت مجلس کی روایات کے مطابق تمام مکاتب فکر کے قائدین و نمائندگان اس اسٹیج پر جمع ہیں۔ ختم نبوت کی برکت سے مختلف مکاتب کا یہ اجتماع مجلس کی ایک نمایاں خدمت ہے۔

برعظیم ہندوستان کے مسلمانوں نے دو عظیم تحریکیں برپا کیں پہلی تحریک آزادی تھی اس کا مقصد ہند کی آزادی تھا کہ یہ آزادی ممالک اسلامیہ کی آزادی کی تمہید ہوگا۔ یہ جذبہ کارفرما تھا ہمارے اکابرین کے دلوں میں۔ اس تحریک میں بے مثال قربانیاں پیش کی گئیں۔ ہند کی آزادی اور پاکستان کا قیام اس تحریک کا مرہون منت ہے۔ اس ساری جدوجہد میں جس طبقے نے غداری کی وہ قادیانی ذریت تھی۔ جس نے اسلام کا نام لے کر مجاہدین کی مخبریاں کیں۔ قیام پاکستان کے وقت مہاجرین کے دل میں خلافت راشدہ کا تصور تھا لیکن افسوس از قیام تا ایں دم یہاں پر حکمران وہ بنے جو رفیق سفر نہ تھے۔ اور شدائد سے آگاہ نہ تھے۔ کتنا ستم ہے کہ تحریک کے غدار قادیانیوں کی پشت پناہی حکومتیں کرتی رہیں۔ پھر اسلام اور ختم نبوت کو بچانے کے لئے تحریک کے مجاہدین برسرپیکار ہوئے۔ اور ۱۹۵۳ء کی تحریک چلی۔ یہ تحریک بعض اعتبارات سے پہلی تحریک سے بھی زیادہ شدید تھی کہ اس میں ظلم کے پہاڑ توڑنے والے اپنے تھے۔ ان قربانیوں کے ثمرات ۱۹۷۴ء میں برآمد ہوئے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ لیکن آستین کے ان سانپوں کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لئے ابھی کافی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس وقت بھی قادیانی کلیدی اسامیوں پر فائز ہیں۔ اور تبلیغ اسلام میں رکاوٹ ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے بالخصوص فوج سے فوراً علیحدہ کیا جائے اور خاص طور پر تعلیمی اداروں کو قادیانیوں کے وجود سے پاک کیا جائے۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ ان قادیانی معلمین سے پڑھنے والی نسل اسلام سے بیگانہ ہو جائے گی۔ آپ نے شہداء ۱۹۵۳ء کو حضور خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت لاہوریؒ کے بقول ان شہداء کا مقام قرون اولی کے شہداء سے کم نہ ہوگا انشاء اللہ اور بقول ابن امیر شریعت ان شہداء کا وسیلہ دعا کی قبولیت کی ضمانت ہے۔

محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان نے کہا قادیانیت کا فتنہ اس صدی کا عظیم ترین فتنہ ہے۔ اس فتنہ کی سرکوبی میں ہمارے اکابر نے اپنی جانیں کھپا دیں۔ مولانا خان محمد صاحب کا وجود مغتنم ہے ان کی قیادت میں یہ تحریک انشاء اللہ جاری رہے گی۔ آپ نے مقدمہ کی تفصیل بتلاتے ہوئے کہا کہ ہماری کوششوں سے مرزا طاہر کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہو چکے ہیں۔ مرزا طاہر جب بھی پاکستان آیا۔ اسے حوالہ زنداں کر دیا جائے گا۔ آپ نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافہ کی پرزور تائید کی اور بھرپور عملی تعاون کا یقین دلایا۔

ڈاکٹر اسرار احمد امیر تنظیم اسلامی پاکستان کا موضوع تھا۔ "عقیدہ ختم نبوت کے عملی تقاضے"، آپ نے فرمایا اس عقیدے سے دو پہلو ہیں۔ ایک پہلو تو وہ ہے جس لئے تین تحریکیں چلیں اس پہلو کو عملی طور پر اجاگر کرنے کا حق ادا ہو چکا ہے۔ اس سلسلے میں مولانا انور شاہ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اس فتنے کی سرکوبی اسی سزا کے نفاذ سے ممکن ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے ختم نبوت کا معنی ہے تکمیل نبوت۔ یہی مرزا کی دلیل کا مسکت جواب ہے قرآن مجید میں اکمال۔ اتمام کے صیغے استعمال ہوئے ہیں یہی درحقیقت فضیلت محمدی کی بنیاد ہے اس پہلو پر کماحقہ توجہ نہیں دی گئی۔ ان فتنوں کا مقابلہ دفاعی انداز میں نہیں بلکہ جارحانہ انداز میں کرنا پڑے گا۔ وحی کی کھڑکی اس وقت تک کھلی رہی جب تک تکمیل رسالت نہیں ہوگئی۔ یہی وجہ ہے کہ جب تک تکمیل نہیں ہوتی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا گیا۔ الہذی کی حفاظت کی ذمہ داری بذات خود ختم نبوت کی دلیل ہے۔ تکمیل کے بعد کسی نبوت اور نئی ہدایت کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ تکمیل رسالت کے اس پہلو کا تقاضا ہے کہ اس دین حق کو غالب کرنے کی جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے اسلاف نے جو طریق کار اپنایا۔ اسے اپنانا ہوگا۔ ادھر ادھر کے اتحادوں سے علیحدہ ہو کر دینی قوتوں کو اکٹھا ہونا ہوگا۔ اس کے لئے نظام خلافت کو برپا کرنے کے لئے کمربستہ ہونا ہوگا۔

لن یصلح آخر ھذہ الامۃ الا بما صلح بہ اولھا۔

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنما مولانا امیر حسین گیلانی نے کہا۔ آپ نے شناختی کارڈ کے مطالبے کے حوالے سے اپنی جماعتی کوششوں کی تفصیل بیان کی۔ اور اس میں تاخیر کو حکومت کی منافقانہ پالیسی کا آئینہ دار قرار دیا۔

مشہور صحافی حمید اصغر نجید نے کہا: مختلف محکموں کی چھان بین کرکے وہاں سے قادیانیوں کو نکالا جائے۔ پنجاب کے پہلے گورنر موڈی نے ربوہ کی زمین الاٹ کی۔ تاکہ خود کاشتہ پودے کی آبیاری کی جائے ہمارا مطالبہ ہے کہ قوم کی یہ حقیقی زمین واپس لی جائے۔ علماء کو چاہیئے کہ دنیا کے تمام تقاضوں کو دین کی روشنی میں حل کرنے کی راہیں تلاش کریں۔ جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمن نے کہا: فتنوں کی سرکوبی کے لئے ان کی جڑ کا پتہ لگانا ضروری ہے۔ اس کے ادراک کے بغیر فتنوں کا ختم کرنا ممکن نہیں ہے۔ اور یہ جڑ ظالمانہ نظام ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ سب سے پہلے ظالمانہ نظام کے خلاف جدوجہد کی جائے۔ ہمارے حکمران اور باطل قوتیں اس ظالمانہ نظام کی بقا چاہتے ہیں۔ غربت۔ فساد۔ بدامنی۔ فکری شورشیں سب اس نظام کا شاخسانہ ہیں۔ قرآن مجید نے اس کے متبادل خلافت کا نظام پیش کیا ہے۔ اور اس نظام کے ثمرات امن و امان اور معاشی خوشحالی بتلائے ہیں۔ اس نقطے پر ہمیں متحد ہو کر کوشش کرنا ہوگی۔

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے قائمقام امیر مولانا اجمل خان نے مقدمہ بہاولپور میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے جذبات کا تذکرہ کرکے کہا کہ آج وہی جذبہ مجھے اس اجلاس میں کھینچ لایا ہے۔ لاریب یہی جذبہ ایمان کی ضمانت ہے۔ ہر قلب مؤمن اسی جذبے سے معمور ہونا چاہیئے۔

مولانا اجمل قادری نے کہا ہم ختم نبوت کی حفاظت کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر دیں گے اور ہر قیمت پر مسلم تشخص کی حفاظت کریں گے۔ مولانا نے لوڈشیڈنگ کے وقفے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تاریک لمحات کو اپنے پرجوش ذکر سے روشن کر دیا۔

صاحبزادہ طارق محمود نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے بارے میں قرارداد کی وضاحت کرتے ہوئے کہا:۔ مسلم تشخص ایک مسلم اسٹیٹ کی بنیادی ضرورت ہے۔

باقی صفحہ ۲۷ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا
تعارف اور خدمات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قادیانیت و صہیونیت عالم اسلام کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کر کے کفر و ارتداد کا راستہ اختیار کیا۔ اور قادیانی امت کی بنیاد ڈالی۔ جس کے مقاصد حسب ذیل ہیں:۔

اسلام سے غداری اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مسلمہ کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹ کر ایک ہندی مرکز (قادیان) پہ جمع کرنا۔ اسلام دشمن طاقتوں کے لئے جاسوسی کرنا۔

اہل اسلام کے درمیان افتراق و انتشار پیدا کرنا۔ مسئلہ جہاد جو کہ اسلام کی روح ہے اس کو منسوخ کرنا۔

چنانچہ آج قادیانیت امت مسلمہ کے لئے ایک زبردست چیلنج بن چکی ہے۔ اسرائیل میں ان کے مراکز قائم ہیں۔ قادیانی جس ملک میں بھی ہیں وہ اسلام دشمن اور استعماری طاقتوں کے ایجنٹ ہیں۔ اور اسلامی ممالک کے خلاف سازشیں کرنا ان کا اہم ترین ہدف ہے۔

پاک و ہند کے علماء حق جو قادیانیت کے مالہ و ماعلیہ سے پورے واقف ہیں ہمیشہ سے قادیانیت کی تردید میں سرگرم رہے ہیں ۱۹۵۲ء میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قادیانیت کے رد و تعاقب کے لئے "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے نام سے ایک مستقل غیر سیاسی تنظیم کی بنیاد ڈالی جس کا مرکزی دفتر ملتان پاکستان میں ہے۔ اور جس کے چالیس سے زیادہ دفاتر پاکستان اور دیگر ممالک میں کام کر رہے ہیں اور قادیانیت کے ماہر تربیت یافتہ مبلغین کی ایک بڑی جماعت ان مراکز میں متعین ہے۔ اس تنظیم کے تحت تو دینی مدارس و مساجد ایسے مقامات پر قائم کئے گئے ہیں۔ جہاں قادیانیوں کا نسبتاً زور کچھ زیادہ ہے۔

مجلس کی خدمات

قیام پاکستان کے بعد بھی سرکاری سطح پر قادیانیوں کو مسلمان تصور کیا جاتا تھا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت عالمی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوانے کے لئے ۱۹۵۳ء میں ایک عظیم الشان تحریک چلائی جس میں یہ بنیادی تین مطالبات پیش کئے گئے۔

(۱) قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

(۲) ظفر اللہ خان قادیانی کو وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے

(۳) تمام کلیدی اسامیوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

لیکن اس وقت کے قادیانی وزیر خارجہ ظفر اللہ خان مرتد کے اشاروں پر اس وقت کی حکومت نے اس مقدس تحریک کو کچلنے کا فیصلہ کیا اور دس ہزار مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔

مئی ۱۹۷۴ء میں عالم اسلام کی عظیم شخصیت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں دوسری مرتبہ تحریک چلی جس کے نتیجہ میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا آئینی و دستوری فیصلہ دیا۔

۱۹۸۴ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجودہ امیر حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کی قیادت میں تیسری مرتبہ تحریک چلی۔ یہ تحریک مسلسل ایک سال جاری رہی۔ بالآخر صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو ایک آرڈیننس جاری کیا۔ جس کے ذریعے قادیانیوں کو مسلمان کہلانے اذان دینے اپنی عبادت گاہوں کو "مسجد" کہنے اور اسلامی شعار کے استعمال کرنے سے روک دیا گیا۔ نیز ان کی تبلیغی و ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی۔

ربوہ میں:۔ "ربوہ" پاکستان میں قادیانیوں کا مرکز ہے۔ یہ شہر قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے بسایا۔ ۱۹۷۴ء تک یہ شہر ایک قادیانی اسٹیٹ کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہاں صرف قادیانیوں کی حکومت تھی اور حکومت پاکستان کا قانون یہاں معطل ہو کر رہ گیا تھا۔ کسی مسلمان کو بلا اجازت اس شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک کے نتیجہ میں اسے کھلا شہر قرار دیا گیا۔ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے یہاں دو مراکز اور مسجدیں قائم ہیں جن کی برکت سے کئی قادیانی خاندانوں نے قبول اسلام کا شرف حاصل کیا۔

لٹریچر کی اشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے رد قادیانیت کے موضوع پر عربی، اردو، انگریزی میں دو سو سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں اور پمفلٹ شائع کئے ہیں۔ جن میں بعض کی اشاعت لاکھوں سے متجاوز ہے۔ اور یہ تمام لٹریچر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان کتابوں کے علاوہ مجلس کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ اخبار جاری ہیں، "ہفت روزہ ختم نبوت کراچی"، اور ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد یہ اخبار بھی ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔

لائبریری

قادیانیت کی تردید کے لئے سب سے اہم ضرورت قادیانی کتابوں کا حصول ہے۔ جن سے قادیانیوں کے اصل عقائد عزائم معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ اور مناظروں اور مباحثوں میں جن کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ لیکن قادیانی کتابوں کا حصول اس لئے مشکل ہے کہ اب اکثر قادیانی کتابیں نایاب ہیں۔ مجلس کے مرکزی دفتر میں ایک عظیم الشان لائبریری ہے جس میں اسلامی کتابوں کے علاوہ قادیانیوں کی کتابوں۔ رسالوں اور اخباروں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ محفوظ ہے۔

دار المبلغین

مجلس کے مرکزی دفتر ملتان میں ایک دار المبلغین قائم ہے۔ جس میں ذہین اور مستعد نوجوان علماء کو رد قادیانیت کے موضوع پر مکمل تربیت دی جاتی ہے اور قادیانی لٹریچر کا مطالعہ کرایا جاتا ہے۔ اس شعبہ میں داخلہ لینے والے نوجوان علماء کو معقول وظائف دیئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف دینی مدارس میں رد قادیانیت پر "کورس" ہوتے ہیں۔ جن میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ کے سربراہ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر طلبہ کو قادیانیت پر درس دیتے ہیں۔

مقدمات کی پیروی

مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان بعض اوقات تنازعات و مقدمات کی نوبت آتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مظلوم مسلمانوں کی طرف سے اس قسم کے مقدمات کی پیروی کرتی ہے اور ان کے مصارف برداشت کرتی ہے اس نوعیت کے متعدد مقدمے اب بھی پاکستانی عدالتوں میں چل رہے ہیں۔ اس وقت صرف صوبہ سندھ پاکستان میں ۲۹ مقدمات زیر سماعت ہیں۔

جنوبی افریقہ میں قادیانیوں کی طرف سے وہاں کے مسلمانوں کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا۔ اس سلسلہ میں دو مرتبہ عالمی مجلس نے اپنے نمائندہ وفد بھیجے۔

بیرونی ممالک میں

عالمی سطح پر امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کرنے کے لئے "مجلس تحفظ ختم نبوت" وقتاً فوقتاً اپنے وفود بھیجتی ہے۔ سب سے پہلے مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ نے جزائر فیجی، جرمنی، برطانیہ اور بھارت کے دورے کئے۔ برطانیہ کے دورے میں مولانا مرحوم کو عظیم کامیابی ہوئی اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ووکنگ شہر (لندن) میں شاہجہاں مسجد۔ جو ملکہ بھوپال نے تعمیر کی تھی۔ ۱۹۰۱ء میں قادیانیوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا، ۷ سال کے بعد مولانا لال حسین اختر مرحوم نے اسے قادیانیوں کے قبضہ سے واگذار کرایا۔ الحمد اللہ اب تک یہ مسجد مسلمانوں کی تحویل میں ہے۔

مجلس کے وفد اب تک انڈونیشیا، بنگلہ دیش، برما، سنگاپور، تھائی لینڈ، امریکہ اور یورپ و افریقہ کے بیشتر ممالک کا دورہ کر چکے ہیں۔ بنگلہ دیش، ماریشش اور برطانیہ میں مجلس کے مستقل دفاتر کام کر رہے ہیں۔

قادیانیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی مالی اعانت

جو حضرات قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرتے ہیں۔ مجلس ان کو خود کفیل بنانے کے لئے ان کی ہر ممکن مالی اعانت کرتی ہے۔ نیز بہت سے مسلمان جو قادیانیوں نے شہید یا اغواء کر لئے ہیں۔ مجلس ان کے اہل و عیال کے مصارف بھی برداشت کرتی ہے۔

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس لندن

قادیانیوں کے سربراہ مسٹر مرزا طاہر نے پاکستان سے بھاگ کر لندن میں پناہ لی اور وہاں ۲۵ ایکڑ زمین خرید کر ایک قادیانی کالونی آباد کی۔ جس کا نام (نعوذ باللہ) "اسلام آباد" رکھا۔ یہ نیا قادیانی مرکز پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے اور ناواقف مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے بنایا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۱۹۸۵ء سے لے کر ۱۹۸۹ء تک مسلسل پانچ سال ویمبلے ہال لندن میں ہر سال

باقی صفحہ ۲۷ پر

نویں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ

۱۹۹۲ء کے نتائج کا اعلان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام نویں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بعنوان "مسئلہ کشمیر اور فتنہ قادیانیت" منعقد ہوا۔ جس میں دنیا بھر سے ایک سو سے زائد مضامین موصول ہوئے آخری تاریخ ختم ہونے پر ان مضامین کی ترتیب کر کے فوری طور پر مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان کو بھجوائے گئے۔ جہاں مرکزی حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی ہدایت پر تین صاحبان فہم و فراست، قابل، محنتی اور اس موضوع پر دسترس رکھنے والے مناظرین اسلام، جید اور فاضل جج صاحبان کا تقرر ہوا۔ معزز جج صاحبان نے دن رات محنت کر کے ہر مقالہ کے ایک ایک لفظ کو بغور پڑھا۔ دلائل عقلی و نقلی، مرزائیوں کی کتب کے حوالہ جات، طرز بیان، ترتیب موضوع، وسعت مطالعہ، SELF PRODUCTION اور خوش خطی کا خاص خیال رکھا۔ معزز جج صاحبان کے دیئے ہوئے علیحدہ علیحدہ نمبروں کو جمع کیا گیا۔ ان کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل خوش نصیب امیدواروں نے بالترتیب پہلی تین پوزیشنیں حاصل کیں۔

اوّل : حافظ عبیدالرحمٰن ———— نواں شہر۔ ایبٹ آباد

دوئم : انجم ساجد اعوان ———— ایبٹ آباد

سوئم : رعایت اللہ فاروقی ———— ایم اے جناح روڈ کراچی

مندرجہ ذیل امیدوار خصوصی انعامات کے حقدار قرار پائے۔

۱۔ افتخار محمود ———— اسٹیٹ بینک آف پاکستان لاہور

۲۔ شہزاد نصیر قریشی ———— بند روڈ لاہور

۳۔ قاری عبدالوحید قاسمی ———— جامع مسجد فاروق اعظم۔ اسلام آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کی خدمات ـــــ سال گذشتہ پر ایک نظر

کی اہمیت

قادیانیوں کے جشن صد سالہ پر پابندی

ختم نبوت کا دورہ بنگلہ دیش

کچھ تذکرہ بچھڑنے والوں کا

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عقیدۂ ختم نبوت

دین اسلام اللہ کا آخری دین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ قرآن کریم اللہ کی آخری کتاب، شریعت محمدیہ تا قیامت اللہ کا آخری پیغام اور اُمت محمدیہ آخری امت اس عقیدہ کو ختم نبوت کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسلام کی پوری عمارت جس پر دین کا مدار ہے۔ اسی بنیادی اور اساسی عقیدہ پر قائم ہے۔ ملّت اسلامیہ نے ہر منکر ختم نبوت کو اسلام کا غدار اور خاتم الانبیاء کا باغی تصور کر کے مجرم بغاوت وغداری کی سزا قتل رکھی۔ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے مسلمانوں نے ہر دور میں انمٹ قربانیاں دے کر تاج خاتم الانبیاء کی حفاظت کی۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کے اشارے سے ملّت اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے کے لئے آج سے تقریباً ایک سو سال قبل جھوٹا دعویٰ نبوت کیا۔ یہود ونصاریٰ کا ٹوڈی خوشامدی اور آلہ کار بن کر پوری قوت سے دین اسلام کو نقصان پہنچانے اور مسلمانوں کی وحدت کو تار تار کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ پاک وہند کے مسلمانوں نے متحد ہو کر بڑی دلیری اور بہادری اور عشق محمد عربی

۴۔ شیخ محمد وحید احمد ــــــــــ سرگودھا روڈ۔ فیصل آباد
۵۔ بشریٰ انجم صاحبہ ــــــــــ جوہر آباد۔ ضلع خوشاب
۶۔ چوہدری افتخار احمد گورائیہ ایم۔ اے ــــــــــ بڈھا گورائیہ۔ ڈسکہ
۷۔ کرامت علی ــــــــــ گورنمنٹ عابد مجید ہائی اسکول۔ لاہور کینٹ
۸۔ توقیر الاسلام ــــــــــ نواں شہر۔ ایبٹ آباد
۹۔ شہباز سلیم ملک ــــــــــ اسلام نگر۔ فیصل آباد
۱۰۔ محمد عبدالرحمٰن ــــــــــ شالامار ٹاؤن۔ لاہور
۱۱۔ سرمد یاسین ــــــــــ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ۔ لاہور
۱۲۔ محمد سلیم ــــــــــ مقبول پورہ اچھرہ۔ لاہور
۱۳۔ ملک محمد سرور ــــــــــ ننکانہ صاحب

اسلام آباد کے سید ضمیر حسین شاہ صاحب کو اس موضوع پر تحقیقی اور جامع مقالہ تحریر کرنے پر امتیازی شیلڈ دی جا رہی ہے۔

ان کے علاوہ ہر امیدوار کو اس مقابلہ میں شرکت کی بناء پر خوبصورت سند امتیاز پیش کی جا رہی ہے۔

مجلس مذکی کے زیر اہتمام نویں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ کا سلسلہ میں کامیاب امیدواروں کے اعزاز میں ایک عظیم الشان تقریب تقسیم انعامات اور نیلام گھر کی طرز پر دلچسپ اور معلوماتی پروگرام انعام گھر مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۹۲ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء غلہ منڈی ننکانہ صاحب میں بڑے تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں کامیاب امیدواروں کو قیمتی میڈلز اور انعامات دیئے جائیں گے۔ اور معزز مہمانان گرامی فکر انگیز اور ایمان افروز خطاب فرمائیں گے۔ اتحاد بین المسلمین کی داعی، عقیدہ ختم نبوت کی محافظ اور منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کرنے والی اس جماعت کے اراکین کی حوصلہ افزائی کے لئے آپ سے شرکت کی اخلاص بھری درخواست ہے۔ (بغیر کسی معقول وجہ کے تقریب تقسیم انعامات میں شرکت نہ کرنے والے کامیاب امیدواروں کے انعامات بحق مجلس ضبط کر لئے جائیں گے۔)

صلی اللہ علیہ وسلم کے مجنونانہ جذبہ سے سرشار ہو کر قادیانی فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ پاکستان کی چالیس سالہ تحریک ختم نبوت کی جدوجہد میں ختم نبوت کے پروانوں نے اپنی عزیز جانوں کا نذرانہ پیش کر کے قادیانی فتنہ کا قلع قمع کیا۔ آج دنیائے اسلام کے مسلمانوں کے دلوں میں قادیانی فتنہ کے خلاف نفرت کی جو آگ بھڑک رہی ہے وہ انہی شہدائے ختم نبوت کی اخلاص بھری قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

ختم نبوت کے منکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی پاکستان کے غدار عار انسانیت مرزا غلام احمد قادیانی کو مہدی مسیح نبی اور رسول ماننے والے گروہ شیاطین کو پاکستان کے سابقہ حکمرانوں نے خصوصی مراعات دیں صنعت و تجارت میں انہیں نوازا۔ ستم بالائے ستم یہ کہ وطن عزیز پاکستان کا پورا سیاسی اور انتظامی ڈھانچہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود، ظفر اللہ خان قادیانی، ایم ایم احمد قادیانی جیسے کمینوں کے حوالے کر دیا گیا۔ نتیجۃً کشمیر ہاتھ سے گیا۔ وزیر اعظم خان لیاقت علی خان قتل ہو گئے۔ علاقائیت و قومیت کے نعرہ نے زور پکڑا۔ جس کے نتیجہ میں سقوط مشرقی پاکستان کا المیہ رونما ہوا۔ اور اب دہشت گردی۔ تخریب کاری۔ باہم خانہ جنگی، قتل و خونریزی کی سنگین صورت حال سے پوری قوم پریشان حال ہے۔ جس میں خفیہ ہاتھ ہنود و یہود اور ان کے ایجنٹ قادیانیوں کا ہے۔ پاکستان میں مخالف قوتوں کے سب سے بڑے آلہ کار صرف اور صرف قادیانی ہیں۔

قیام پاکستان کے ابتدائی دور میں ہمارے حکمرانوں نے قادیانیت نوازی بلکہ قادیانیت کی سرپرستی کے سنگین ترین جرم کا ارتکاب کیا۔ قادیانیت اور قادیانی گروہ کو اسلام اور مسلمانوں کے برابر بلکہ قولاً و عملاً ان غداروں کو ترجیح دیتے رہے۔ اس اسلامی اور جمہوری ملک میں اپنے دین و ایمان اور اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کا مطالبہ کرنے والے اپنے مسلمان ہم وطنوں پر ظلم و بربریت کی انتہا کر دی۔ تحریک ہائے ختم نبوت کی جدوجہد کے حالات و واقعات اور ختم نبوت کے جانثاروں کی قربانیاں رنگ لائیں نتیجۃً ۱۹۷۴ء کے بعد جب کہ قادیانیت کے گمراہ کن خیالات بالکل آشکار ہو گئے۔ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ پھر ۱۹۸۴ء میں انہیں قانون و آئین کے ذریعہ شعائر اسلام سے روکا گیا۔ اور انہیں بجرم توہین شعائر اسلام تین سال سزا کا مستحق گردانا گیا۔ بایں حیثیت و بایں حالات اب قادیانیوں سے پاکستان کے حکمرانوں کا ترجیحی سلوک کرنا اور انہی قادیانیوں کو سول اور فوج میں سرکاری و نیم سرکاری اداروں میں اعلیٰ عہدوں اور کلیدی آسامیوں پر ترقی دینا۔ حتیٰ کہ انہیں سفارتی عہدوں پر فائز کرنا انہیں اقوام متحدہ میں پوری پاکستانی قوم کی نمائندگی کا حق دینا صد درجہ ہمارے لئے باعث ندامت و شرمندگی اور ہمارے پاکستانی حکمرانوں کے لئے باعث ملامت ہے۔

قادیانی اقلیت کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر احمد پاکستان سے خفیہ فرار کے بعد آج کل لندن میں مقیم ہے۔ یہاں اس نے ۲۰۸ ایکڑ وسیع قطعہ اراضی پر جدید طرز کی نئی بستی آباد کی ہے جس کا نام "اسلام آباد" رکھا گیا ہے۔ یہی ان دنوں مرزا طاہر احمد کی خلاف اسلام اور پاکستان دشمن سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ مرزا طاہر احمد گذشتہ چند سالوں میں ایک سے زائد مرتبہ اسرائیل کا خفیہ دورہ کر چکا ہے۔ لندن کے قریب قادیانیوں کا جدید مرکز اسلام آباد جہاں صرف دنیا کے امیر ترین قادیانی آباد ہو رہے ہیں۔ اب اسرائیلی یہودی دانشوروں کی جائے پناہ بھی بن رہی ہے قادیانیوں کے اس اسلام آباد میں ۵۰ کے لگ بھگ اسرائیلی یہودی دانشور آباد ہو چکے ہیں۔ مرزا طاہر احمد کا اسرائیلیوں سے گہرا یارانہ ہے۔ گذشتہ سے پیوستہ سال جب سلمان رشدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کتاب لکھی پورے انگلستان میں مسلمانوں نے احتجاجی جلسے جلوس اور مظاہرے کئے۔ پورا عالم اسلام سراپا احتجاج بن گیا۔ غیر مسلموں تک نے شیطان رشدی کی کتاب کی مذمت کی۔ یہ صرف قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر احمد تھا جس نے شیطان رشدی کے حق میں بیان دیا۔ انٹرویو ریکارڈ کرائے۔ مسلمانوں کو جنونی اور ذلیل کہا اور شیطان رشدی کو اپنا بھائی کہا۔ شیطان رشدی درحقیقت مرزا غلام احمد قادیانی کا بروز ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی تاریخ انسانیت کا سب سے بڑا گستاخ تھا۔ اس کی زبان و قلم سے نکلے ہوئے توہین آمیز کلمات اس قدر ناقابل برداشت ہیں کہ نہ تو نوک زبان پر لائے جا سکتے ہیں۔ نہ کانوں سے سنے جا سکتے ہیں۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ قادیانیت کا ناسور اپنی اصلیت ظاہر کر چکا ہے۔ چنانچہ بھارت و اسرائیل کے باہم دوستانہ روابط دونوں میں سفارتی تعلقات کی بحالی۔ فوجی تعاون کے معاہدے بھارت کے موضع قادیان اسرائیل کے شہر تل ابیب میں قادیانیوں کے مشن اور مرکز مرزا طاہر احمد کی بھارت، اسرائیل یاترا برطانیہ میں قادیانی بستی اسلام آباد میں یہودی دانشوروں کی پذیرائی اور سکونت یہ صورت حال ملت اسلامیہ کے لئے سنگین ترین خطرہ کی گھنٹی ہے۔ پاکستانی حکام کو اندرون پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیوں اور قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد کی سازشوں اور حرکات پر گہری نظر رکھنی چاہئے۔

قادیانیوں کے جشن صد سالہ پر پابندی

قادیانی فتنہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو اس فتنہ کی بنیاد رکھی چنانچہ قادیانی اس فتنہ کے سو سال پورے ہونے پر ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو ربوہ میں مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا صد سالہ جشن منانا چاہتے تھے۔ جس کے لئے انہوں نے پورے ربوہ شہر کے گرد و نواح کی پہاڑیوں۔ عمارتوں، دریائے چناب کے پل پر چراغاں کرنے۔ تیل سرسوں سے مٹی کے دیئے جلانے۔ سو گھوڑے۔ سو ہاتھیوں کی دوڑ اور نمائش کرنے۔ سو ملکوں کے جھنڈے لہرانے کا انتظام کیا۔ اس موقع پر ربوہ میں مردوں اور عورتوں کا فوجی وردی پہن کر اپنی عسکری قوت کا مظاہرہ کرنے۔ جلسے جلوس منعقد کرنے۔ مٹھائی تقسیم کرنے کی تقریبات منانے غرضیکہ غیر مسلم اقلیت ہو کر آئین و قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے جھوٹے نبی کی جھوٹی نبوت کا علی الاعلان پرچار کرنے کا خطرناک منصوبہ بنایا جسے انہوں نے قادیانیت کا جشن صد سالہ کا نام دیا۔

قادیانیوں کے اس پروگرام پر مسلمانوں کی بے چینی قدرتی بات تھی۔ حکومت اور ضلعی انتظامیہ کے قادیانیوں کو قادیانیت کا جشن منانے کی اجازت اور منظوری دینے کا رجحان دیکھ کر اسلامیان پاکستان کو تشویش لاحق ہوئی۔ اس خطرناک صورت حال پر غور کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ورکنگ کمیٹی کا ہنگامی اجلاس ۱۲ مارچ کو ملتان

میں منعقد ہوا۔ جس میں قادیانی جشن رکوانے کے لئے کئی اہم فیصلے کئے گئے۔ حکومت سے جشن پر فوری پابندی لگانے کا مطالبہ کیا گیا۔ ۱۷ مارچ کو یوم احتجاج منانے کا اعلان کیا گیا۔ اخبار جنگ نوائے وقت کے چاروں ایڈیشن لاہور، کراچی، پنڈی نوائے وقت ملتان جنگ کوئٹہ میں اشتہارات کے ذریعہ حکومت سے جشن پر پابندی کا اور مسلمانوں سے یوم احتجاج منانے کی اپیل کی گئی۔ کوئٹہ۔ ٹنڈو آدم۔ بکھر۔ رحیم یار خان۔ بہاولپور۔ گوجرہ۔ ٹوبہ۔ جہلم۔ ملتان۔ سرگودھا میں جلسے جلوس۔ مظاہرے اور کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ تمام مکاتب فکر کے رہنما بے چین و بے قرار حرکت میں آگئے۔ ۲۱ مارچ کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کا ہنگامی اجلاس مسجد دارالسلام اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ حالات کا جائزہ لے کر قادیانی جشن پر پابندی نہ لگنے کی صورت میں ۲۳ مارچ کو ربوہ کے وسط جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ پر آل پاکستان ختم نبوت ریلی منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا۔ تمام مذہبی رہنماؤں نے ۲۰ مارچ کو راجہ بازار راولپنڈی میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حکومت کو قادیانی جشن پر پابندی لگانے کی آخری وارننگ دی

اور اپنے اس عزم کو دہرایا کہ سرزمین پاکستان پر قادیانیت کا صد سالہ جشن کسی صورت میں منعقد نہیں ہونے دیا جائے گا۔

حکومت مسلسل حالات کا جائزہ لیتی رہی اور پورے ملک سے وفود ختم نبوت کا ۲۳ مارچ ربوہ روانگی کا عزم دیکھ کر اسی شب ۲۰ مارچ ریڈیو کے نشریہ کے ذریعہ قادیانی جشن پر پابندی لگانے کا اعلان کر دیا۔ فللہ الحمد وعندہ التوفیق۔

۲۳ مارچ حضرت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم ربوہ تشریف لائے۔ فیصل آباد۔ سرگودھا اور بہت سے علاقوں سے سینکڑوں مسلمان اس روز ربوہ پہنچے۔ قادیانیت کی ذلت آمیز رسوائی اور مسلمانوں کی سرخروئی پر خدائے ذوالجلال کے حضور سجدہ شکر بجا لائے اور بعد نماز ظہر حضرت اقدس خانقاہ شریف تشریف لے گئے۔

وفد ختم نبوت کا تبلیغی دورۂ بنگلہ دیش

اس سال امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی زیر قیادت عالمی مجلس کے چار رکنی وفد نے بنگلہ دیش کا تبلیغی دورہ کیا۔ وفد نے ڈھاکہ ختم نبوت سیمینار منعقدہ ۱۷، ۱۸ مئی مطابق ۲،۳ ذی قعدہ میں شرکت کی اور مختلف اضلاع کا دورہ کیا۔ اور بڑے بڑے دینی مراکز کا معائنہ کیا۔ یہ سیمینار دراصل بنگلہ دیش کے علماء کرام اور ختم نبوت کے جاں نثاروں کا جوڑ تھا۔ جو علاقہ میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور اشتعال انگیزیوں کا سدباب کرنے کی غرض سے بلایا گیا تھا۔ یہ سیمینار دو یوم رہا اس میں بنگلہ دیشی حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان مصر، شام۔ سعودی عرب کی طرح بنگلہ دیش میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔ ان کے لٹریچر اور تقسیم پر پابندی لگائی جائے اور شائع شدہ کتب ضبط کی جائیں۔ حضرت الامیر کے ساتھ اس سفر میں ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت جناب عبدالرحمن باوا صاحب بھی تھے۔ جنہیں بنگالی زبان پر مکمل عبور حاصل ہے۔ ان کے تمام تر بیانات بنگالی زبان میں ہوئے۔ موصوف نے دو لیکچر بنگالی زبان میں حیات عیسیٰ علیہ السلام پر دیئے۔

وفیات

۱۴۱۱ھ کا اسلامی سال حلقہ ہائے ختم نبوت کے لئے مصائب و آلام کا پیغام لے کر طلوع ہوا۔ اس سال حلقہ ختم نبوت کے نائب امیر مخدوم و قائد حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن صاحبؒ ۱۴ رجب المرجب بروز جمعرات اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ موصوف عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے انسداد کے لئے ہمیشہ پیش پیش رہے ختم نبوت مشن کی خاطر بیرونی ملک کے کئی سفر کئے۔ ختم نبوت سنٹر لندن کی خریداری کے سلسلہ میں اپنے چند رفقاء کے ساتھ امارات کا دورہ کیا۔ جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی تبلیغی تدریسی انتظامی ذمہ داریوں کے باوجود موصوف فتنہ قادیانیت کے محاسبہ کے لئے ہمیشہ سرگرم عمل رہے۔ دو تین مرتبہ ختم نبوت کانفرنس لندن میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ ہر سال ختم نبوت کانفرنس ربوہ تشریف لاتے۔ کاز ختم نبوت کے لئے حضرت مفتی صاحبؒ ہمہ وقت تیار رہتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

اسی سال ۴ جون کو حضرت مولانا قاضی شمس الدین درویشؒ کا سانحہ ارتحال پیش آیا۔ موصوف نے ساری زندگی دینی اور سیاسی تحریکوں میں مجاہدانہ حصہ لیا۔ سادگی اور انکساری میں اپنے اسلاف کا نمونہ تھے۔ علمی فیض دارالعلوم دیوبند سے حاصل کیا۔ آپ کا روحانی تعلق امام الاولیاء حضرت ثانی خانقاہ سراجیہ شریف حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ صاحبؒ سے تھا۔ آپ کو حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے مجاز بیعت ہونے کا شرف حاصل تھا۔ تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ اپنے علاقہ ہزارہ میں فتنہ قادیانیت کو پنپنے نہیں دیا۔

اس سال ان دونوں اکابرین کے علاوہ اور کئی بزرگ اور ساتھی اللہ کو پیارے ہوگئے جن کی رحلت و وفات پر دل غمگین، آنکھیں اشکبار اور ان کی جدائی سے طبیعتیں مضمحل ہیں۔ خصوصاً:۔

مجاہد ختم نبوت مولانا نعیم آسی صاحبؒ ممتاز صحافی و ادیب۔

مخدوم جناب صوفی عبدالرحیم خان صاحبؒ میانوالی۔

مفت مشورہ برائے خدمت خلق
فون نمبر: دوکان 354840 رہائش 354795
ہمارے پاس شفاء کی کوئی گارنٹی نہیں • شفا کی گارنٹی صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ پچکے گال۔ پتلے کمزور جسم کو مضبوط سمارٹ۔ خوبصورت۔ طاقتور بنانے کیلئے۔ بھوک۔ ہاضمہ۔ تبخیر گیس۔ خون کی کمی۔ بلغم۔ نزلہ۔ کھانسی۔ دمہ۔ جیض۔ لیکوریا۔ پتھری۔ جنسی طاقت۔ احتلام۔ مثانہ کی گرمی۔ خاص مردانہ۔ زنانہ و بچوں کی امراض و تمام پرانی بیماریوں کیلئے چالیس سال کی تجربہ شدہ
دیسی دواؤں کا مفت مشورہ
و جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اس کی قیمت ارسال کریں۔ جمعہ کو ناغہ
حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان فیصل آباد
محلہ غلام محمد آباد

نائب سرپرست سپاہ صحابہؓ حضرت مولانا ایثار القاسمی صاحبؒ ممبر قومی اسمبلی۔

الحاج مولانا عبدالجلیل صاحبؒ جامع مسجد جناح پارک پشاور۔

محترمی میاں عبدالباری صاحبؒ میلسی۔ وہاڑی

محترمی الحاج میاں سلطان محمود صاحبؒ شجاع آباد ملتان۔

محترمی الحاج حاجی محمد اسماعیل صاحبؒ فیروزہ رحیم یار خان

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں مولیٰ کریم سب کے ساتھ کریمی و رحیمی کا معاملہ فرمائیں۔ ان کے اعمالِ حسنہ قبول فرمائیں اور لغزشوں سے درگزر فرما کر اپنی مغفرت تامہ سے نوازیں۔

مبارک اور مشترکہ پلیٹ فارم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مسلمانوں کا ایک غیر سیاسی دینی اصلاحی خصوصاً منکرین ختم نبوت کا ہمہ وقت محاسبہ اور تعاقب کرنے والا ادارہ ہے۔ ختم نبوت کے اس مبارک پلیٹ فارم پر دیوبندی، بریلوی سنی اہلحدیث۔ مداح اہل بیتؓ مداح صحابہؓ۔ مداحِ ائمہ سب مل کر بین الاقوامی دجال مرزا غلام احمد قادیانی کے پیدا کردہ فتنہ کا پوسٹ مارٹم کرتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیت کو سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں، چوکوں، چوراہوں، پارکوں حتیٰ کہ ہر محفل ہر مجلس میں گالی کی طرح قابل نفرت بنا دیا ہے۔ اب قادیانی بھی اپنے کو قادیانی کہلانے میں عار محسوس کرتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوجوان نسل کو قادیانیوں کی خلافِ اسلام چالوں اور ان کے مہلک اثرات سے بچا رہی ہے۔ ردِ قادیانیت پر مفت تقسیم کیا جانے والا جماعت کا لٹریچر ہفت روزہ ختم نبوت کراچی، ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اس سلسلہ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے ہر دلعزیزی عقیدت و محبت یقیناً سعادت دارین کا ذریعہ ہے۔ ہم خدام پر اللہ کریم کا بڑا کرم خاص ہے کہ اس مبارک جماعت میں تحفظ ختم نبوت کے لئے قبول فرمایا ہے۔ ان لمحات خیر میں جو جماعت ختم نبوت سے وابستگی میں گزر رہے ہیں۔ مولیٰ کریم نعمت اخلاص سے انہیں منور فرمائیں

آخر میں ہم قادیانی فتنہ کے خلاف اس جہاد میں ہر قسم کا جانی و مالی تعاون کرنے والے مخیر حضرات اور مشن ختم نبوت کی خاطر اپنے قیمتی اوقات پیش کرنے والے احباب و رفقاء کرام کے شکر گزار ہیں۔ جن کے ہر قسم کے عملی تعاون سے فتنہ قادیانیت کی سنگینی کو زیر کرنے ان کی ارتدادی سرگرمیوں کو روکنے اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سیاسی طاقت و قوت کو کچلنے میں امتِ مسلمہ کو اس قدر کامیابیاں نصیب ہوئیں۔

پاکستان میں دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق اسلام کی اشاعت کا ادارہ

اسلامی مشن پاکستان (رجسٹرڈ)

ماڈل ٹاؤن اے۔ بہاولپور

جس کی بنیاد ۱۲ اپریل ۱۹۶۲ء میں رکھی گئی۔ اسلامی مشن میں اس وقت مندرجہ ذیل شعبے کام کر رہے ہیں۔ فری ڈسپنسری۔ لائبریری۔ حفظ ناظرہ۔ تجوید قرأت۔ درس نظامی، دورہ حدیث شریف۔ اغراض و مقاصد۔ علاقہ میں عیسائیت کا پُرزور تعاقب۔ مستحق اور غریب افراد کی مالی وظیفہ۔ تعلیمی امداد لائبریری۔ ریڈنگ روم کا قیام ——— جامعہ میں اس وقت ۱۲ اساتذہ کرام۔ ۱۲۵ طلباء شب روز مصروف تعلیم ہیں صرف جامعہ کا سالانہ میزانیہ ۳۰۔ ۲۸۹۸۹۱ روپیہ ہے ——— ان مقاصد کے لیے ادارہ نے دس ایکڑ آراضی خریدی کی گئی ہے اس میں مندرجہ ذیل منصوبہ جات جو مخیر حضرات کے عطیات کے منتظر ہیں۔

دارالعلوم طلباء معہ لائبریری۔ دارالقامہ طلباء۔ دارالعلوم طالبات معہ لائبریری دارالقامہ طالبات۔ پریس۔ مہمان خانہ وغیرہ تخمینہ تقریباً دو کروڑ روپیہ منصوبہ سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکا لہٰذا مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ زکوٰۃ۔ صدقات۔ چرم قربانی۔ سے جامعہ کی امداد فرما کر منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

جامعہ اسلامی مشن پاکستان کے نام کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۱۳۳۴ یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ شاہی بازار بہاولپور" ان منصوبہ جات کی نگرانی سید محمد عبدالقادر آزاد صاحب خطیب بادشاہی مسجد و صدر اسلامی مشن فرما رہے ہیں۔

ترسیل زر کا پتہ :۔ جنرل سیکرٹری اسلامی پاکستان رجسٹرڈ۔ ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور۔ ٹیلیفون نمبر ۴۳۸۹

قسط نمبر1

مواصلاتی سیارے کے ذریعے جہنم سے براہِ راست

مرزا قادیانی

کا تاریخی اِنٹرویو

انٹرویو : محمد طاہر رزاق

شاں شاں، فنن فنن، شر شر، بفر بفر، شول شوں، ٹوزن ٹوزن، ٹھاہ ٹھاہ، تڑاخ تڑاخ، ہائے ہائے، ہو ہو، ہرل ہرل، ڈم ڈم، ٹھک ٹھک چٹرل چٹرل، کرل کرل، دھڑن دھڑن زوں زوں فوں فوں، دھبڑ دھبڑ، کھڑک کھڑک کی دلدوز اور روح لرزا دینے والی صدائیں جہنم سے بلند ہو رہی ہیں بڑی محنت، مشقت اور جانفشانی کے بعد مصنوعی سیارے کا رابطہ جہنم سے قائم ہو چکا ہے اور عنقریب زندان جہنم کے قیدی نمبر ۴۲۰ مرزا قادیانی سے رابطہ قائم ہو جائے گا...... ہیلو مرزا قادیانی سے رابطہ قائم ہو گیا...... ہیلو مرزا قادیانی...... ہیلو مرزا قادیانی...... ہیلو مرزا قادیانی......

جی مرزا قادیانی بول رہا ہوں۔

س۔ مجھے آپ سے ایک انتہائی ضروری انٹرویو کرنا ہے

ج۔ گذشتہ پچاس برسوں سے میں نے کان بند کر رکھے ہوئے ہیں اور جہنم کی آگ کے کوڑے میری پشت پر بجلی کی سرعت سے برسائے جا رہے ہیں جس کی تکلیف سے میری کمر کی پشت کی ہڈیاں چکنا چور ہو گئی ہیں ابھی چند ہی منٹ ہوئے ہیں کہ میرے عذاب میں کچھ تخفیف ہوئی ہے اور آپ اصرار کر رہے ہیں انٹرویو کے لئے۔

س۔ دیکھیے ہم نے آپکے انٹرویو کے لئے کروڑوں روپے خرچ کئے ہیں اس لئے آپ ہمیں مایوس نہ کریں

ج۔ اچھا بابا میں انٹرویو کے لئے تیار ہوں۔

س۔ آپ سے ایک ضروری درخواست کرنا ہے کہ آپکے منہ سے ساری زندگی جھوٹ کی آبشار گرتی رہی اور شاید ہی کبھی آپنے سچ بولا ہو لیکن آج ہمارے سوالوں کا جواب سچ سچ دیں۔

ج۔ یہ سچ ہے کہ میں ساری زندگی جھوٹ بکتا رہا۔ لیکن اب تو میں اپنے اعمال کی سزا پا کر جہنم رسید ہو چکا ہوں۔ اب مجھے جھوٹ بولنے کا کیا فائدہ آپ یقین رکھیے مجھے شیطان کی قسم جو کہوں گا سچ کہوں گا

س۔ آج کل آپکے مزاج؟

ج۔ میرا جسم اور لپکتے شعلوں کا راج۔

س۔ آپ کا نام؟

ج۔ میرا نام مرزا قادیانی ہے۔ بچپن میں مجھے سندھی اور دسوندی بھی کہتے تھے۔ ویسے عرف عام میں مجھے گاماں کانا کہا جاتا تھا۔

س۔ تاریخ پیدائش؟

ج۔ میری آٹھ دس تاریخ ہائے پیدائش ہیں کیونکہ مجھے اپنے مختلف دعووں کے لئے مختلف تاریخ پیدائش درج کرنا پڑتی تھی۔ لہٰذا میری کھوپڑی کی طرح میری تاریخ پیدائش بھی بڑی ٹیڑھی ہے۔

س۔ کچھ والدین کے بارے میں؟

ج۔ میری والدہ کا نام چراغ بی بی عرف گھسیٹی اور والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا جو بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک پسماندہ گاؤں "قادیان" کے رہائشی تھے اور میں ان کا آخری بچہ تھا۔ اتفاق زمانہ دیکھیے کہ میری ماں کا نام گھسیٹی اور دعویٰ نبوت کے بعد میرے فرشتہ کا نام ٹیچی۔ میں اس اتفاق پر بڑا ناز کیا کرتا تھا۔

س۔ آباؤ اجداد کا پیشہ؟

ج۔ ضمیر فروشی، ایمان فروشی، غیرت فروشی، ملت فروشی اور وطن فروشی آج تک ہماری موجودہ نسل شیطان کی سرپرستی میں اس بزنس کو خوب سنبھالے ہوئے ہے۔ میرے دادا فضل اعظم تھے۔ میرے ابا بہت بڑے جاسوس تھے۔ میرا بھائی انگریز کا بازوئے شمشیر زن تھا۔ اور میں انگریزی نبوت کا وحیین نبی! ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ہو، سکھوں کے ساتھ مسلمانوں کی معرکہ آرائی ہو، خلافت عثمانیہ کی تباہی ہو، راج پال کا فتنہ ہو، کانپور کی مسجد کی خونچکاں داستان ہو یا کبھی بھی حق و باطل کا کوئی معرکہ ہو ہم نے ہر جگہ مسلمانوں سے غداری اور اپنے آقا انگریز سے وفاداری کا ثبوت دیا۔

س۔ تعلیم؟

ج۔ پرائمری فیل کیونکہ میں اکثر سکول سے بھاگ جایا کرتا تھا۔

س۔ بچپن کے مشاغل؟

ج۔ سرکنڈوں سے چڑیوں کے گلے کاٹنا، گھر سے کھانے پینے کی چیزیں چوری کرنا، راکھ کے ساتھ روٹی کھانا، لوٹے میں پرچی ڈال کر جادوگری کا فن سیکھنا، ابا کی پنشن لے کر گھر سے بھاگ جانا وغیرہ۔

س۔ سنا ہے سکول کے زمانہ میں آپ کی بہت پٹائی ہوتی تھی؟

ج۔ جی ہاں مدرسہ میں مجھے دو دو گھنٹے کان پکڑائے جاتے اور اوپر سے تھپڑوں، گھونسوں اور ٹھڈوں کی بارش کی جاتی، لیکن میں بھی ایسا ڈھیٹ تھا کہ پھر بھی سبق یاد نہ کرتا۔ بڑا سخت زمانہ تھا وہ لیکن مدرسہ میں کان پکڑنے کی پریکٹس آج جہنم میں کان پکڑنے میں میرے بہت کام آ رہی ہے۔

س۔ جوان ہو کر کونسا ذریعہ معاش اختیار کیا؟

ج۔ قادیان میں آوارہ پھرتا تھا۔ والدین کی سرزنش اور جھڑکیوں سے تنگ آ کر گھر سے بھاگ اٹھا اور سیالکوٹ آ کر کچہری میں پندرہ روپے ماہوار پر منشی بھرتی ہو گیا۔ یہیں پر دعوائے نبوت کے لئے میرا انتخاب ہو گیا اور مجھے نوکری کے بوجھ سے فارغ کر کے قادیان بھیج دیا گیا۔ پھر کیا تھا دولت میسر سے گھر کی باندی بن گئی اور میں شہزادہ!

س۔ مرتد ہوتے ہوئے اللہ اور اس کے رسولؐ سے حیا نہ آئی؟

ج۔ جب دماغ پر شیطان کا قبضہ ہو، حرص دنیا کی تلوار نے ضمیر کا گلا کاٹ دیا ہو اور آنکھوں پر دولت کی چربی کی دبیز تہ چڑھی ہو تو کسی سے حیا کیسی!

س۔ متاثر کن شخصیت؟

ج۔ مسیلمہ کذاب

س۔ آئیڈیل

ج۔ ابلیس

س۔ پسندیدہ رنگ؟

ج۔ "سیاہ" کیونکہ یہی میرے دل کا رنگ ہے۔

س۔ کھیل کونسا پسند تھا؟

ج۔ "آنکھ مچولی" دعوائے نبوت کے بعد اس کھیل نے مجھے بہت فائدہ پہنچایا۔

س۔ کس لباس کے سب سے زیادہ شوقین تھے۔

ج۔ غرارہ جو میں کبھی کبھی گرمیوں میں پہنا کرتا تھا۔

س۔ ہنسی کب آتی تھی؟

ج۔ میں ساری زندگی شرم کا منتظر رہا لیکن شرم نہ آئی

س۔ زندگی میں ٹوٹ کر کسے چاہا؟

ج۔ ملکہ اور صرف ملکہ کو۔

س۔ حیات مستعار میں دشمنی کس سے رکھی؟

ج۔ اسلام، پیغمبر اسلام اور مسلمانوں سے۔

س۔ من پسند کھانا؟

ج۔ "بھنا ہوا گوشت" لیکن کسی مرید کے گھر کا۔

س۔ دل پسند مشروب؟

ج۔ پلومر کی ٹانک وائن

مضمون انگریز کا خود کاشتہ پودا۔ ایک وضاحت۔

گزشتہ دو شماروں میں ایک مضمون قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا دو قسطوں میں شائع ہوا ہے وہ مضمون جناب محمد طاہر رزاق صاحب کا تھا ہمیں افسوس ہے کہ ان کا نام شائع ہونے سے رہ گیا جس پر ہم ان سے معذرت خواہ ہیں۔

ادارہ

س۔ پسندیدہ مشغلہ؟

ج۔ آدھی رات کو بھانو سے ٹانگیں دبوانا۔

س۔ محبوب جانور؟

ج۔ "خنزیر" کیونکہ میں نے اس سے بہت کچھ اور اس نے مجھ سے بہت کچھ سیکھا۔

س۔ چوبیس گھنٹوں میں سب سے زیادہ کونسا وقت پسند تھا؟

ج۔ جب کسی مرید کا منی آرڈر آتا تھا

س۔ پسندیدہ پھل؟

ج۔ "سنگھاڑے" کیونکہ یہ میری شکل سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔

س۔ ناپسندیدہ پھل؟

ج۔ گنڈیریاں کیونکہ انہیں کھانے سے میرے بے ڈھبے منہ کے جبڑے ہلتے تھے لوگ انہیں دیکھ کر ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جایا کرتے تھے۔

س۔ پسندیدہ سبزی؟

ج۔ "کچا پیاز" کیونکہ اسے سونگھنے سے میرے دماغ کی بدبو میں کمی واقع ہوتی تھی۔

س۔ ناپسندیدہ سبزی؟

ج۔ "بینگن" کیونکہ انہیں کھانے سے مجھے بواسیر ہو جاتی تھی۔

س۔ پسندیدہ شہر؟

ج۔ شہر ملکہ معظمہ "لندن"

س۔ کانوں کو کونسی آواز بھاتی تھی؟

ج۔ "الو کی آواز" کیونکہ یہ مجھے اپنی ہی آواز معلوم ہوتی تھی۔

س۔ کون سا پھول طبیعت کو سب سے زیادہ پسند تھا؟

ج۔ میرا پھول سے کیا ناطہ نہ مجھ میں خوشبو نہ لطافت نہ نفاست، میں تو ساری زندگی بدبو اور تعفن بکھیرتا رہا۔ میں نے ساری زندگی کانٹوں سے پیار کیا اور خود بھی ارتداد کا کانٹا تھا اور لوگوں کے دلوں میں چبھ چبھ کر ان کے ایمانوں کا خون کرتا رہا۔

س۔ پسندیدہ شاعر؟

ج۔ امراء القیس

س۔ وہ شعر جو سب سے زیادہ پسند ہو؟

ج۔ میں خود بھی ایک بہت بڑا شعر کش شاعر تھا مجھے اپنا ہی شعر سب سے زیادہ پسند ہے کیونکہ اس میں میری ساری شخصیت کا تعارف سمویا ہوا ہے میرا یہ شعر میرے مجموعہ کلام "درثمین" کے صفحہ ۱۱۲ پر موجود ہے

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

س۔ پسندیدہ سواری؟

ج۔ میں نے سواری کیا کرنی تھی۔ ساری زندگی شیطان ہی مجھ پر سوار رہا۔

س۔ پسندیدہ گلوکار؟

ج۔ میں خود بہت بڑا گلوکار تھا اور اکثر اداس شاموں کو قادیان کے [illegible] کے کنارے اپنی سریلی آواز میں اپنا ہی کلام گایا کرتا تھا اور آواز کی نغمگی سے بے ہوش ہو جایا کرتا تھا اگر آپ فرمائش کریں تو میں ابھی آپ کو اپنا کلام اپنی مترنم آواز میں سناتا ہوں جو میری کتاب آریہ دھرم کے صفحہ ۷۶، ۷۷ پر درج ہے۔

چھپ چھپ کے حرام کروانا
آریوں کا اصول بھاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے
ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط
یار کی اس کو آہ و زاری ہے
دس سے کروا چکی ہے زنا لیکن
پاک دامن ابھی بے چاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں
جس کو دیکھو وہی شکاری ہے

س۔ آپ سیالکوٹ کی کچہری کی ملازمت کے زمانہ میں رات کو انگریزی زبان کی ٹیوشن بھی پڑھا کرتے تھے کیوں؟

ج۔ کیونکہ انگریزی نبی بننے کے لئے تھوڑا بہت انگریزی زبان جاننا ضروری تھا۔

س۔ اپنی کس چیز پر سب سے زیادہ ناز تھا؟

ج۔ آنکھوں پر (شرماتے ہوئے)

س۔ کون سے رنگ کی روشنی سب سے زیادہ پسند تھی؟

ج۔ میرا روشنیوں سے کیا تعلق میں تو اندھیروں کا عاشق تھا اور وہ بھی گھٹا ٹوپ۔

س۔ آپ کا قد؟

ج۔ دنیا میں تو تقریباً ساڑھے پانچ فٹ تھا لیکن یہاں پر قد ایک سا نہیں رہتا۔ جب پشت، کمر اور ٹانگوں پر زیادہ مار پڑتی ہے تو قد لمبا ہو جاتا ہے اور اگر یہی مار سر پر پڑنی شروع ہو جائے تو قد چھوٹا ہو جاتا ہے۔

س۔ فن گلوکاری میں آپ کا استاد کون تھا؟

ج۔ کتا میں نے گائیکی اور موسیقی کے سارے فنون کتے سے ہی سیکھے ہیں۔ کتا برادری سے الفت و محبت کا یہی وہ رشتہ ہے جس کی وجہ سے آج بھی کتے میری قبر پر اکثر کائیں کائیں کرتے رہتے ہیں۔

س۔ آپ کے مرید مفتی صادق نے اپنی کتاب "ذکر حبیب" کے صفحہ ۱۸ پر لکھا ہے کہ ایک مرتبہ آپ تھیٹر بھی دیکھنے گئے تھے۔

ج۔ ہم تھیٹر دیکھنے چلے گئے تو کیا ہوا، بھئی ہم کون سے سچے نبی تھے۔

س۔ آپ کا پسندیدہ ایکٹر؟

ج۔ یہ سوال تو ایسے ہی ہے جیسے عقاب سے پوچھا جائے کہ سب سے تیز پرواز کس کی۔ جناب! مجھ سے بڑا ایکٹر ماں نے کہاں جنم دیا ہوگا۔ اگر میں کریکٹر ایکٹر نہ ہوتا تو انگریز میرا انتخاب کیوں کرتے میں نے سینکڑوں ڈھونگ کئے، سینکڑوں بہروپ اختیار کئے ہزاروں رول ادا کئے اور ہزاروں لوگوں کو پیچھے لگایا اور میرا فن ایکٹری دیکھیے کہ آج بھی لاکھوں میری ایکٹنگ اور بہروپ کے اسیر ہیں۔ کیا اب بھی اس قابل نہیں کہ اپنے سینے پر ایکٹر اعظم کا تمغہ سجا سکوں میرا پوتا مرزا طاہر تو اس فن میں اس عروج پر ہے کہ بالی ووڈ کے اداکار بھی اپنا استاد تسلیم کرتے ہیں۔

س۔ آپ کا بہترین دوست؟

ج۔ حکیم نورالدین بہت بڑا مرتد تھا۔ آج کل جہنم میں میرے ساتھ ہی ہوتا ہے اور خوب خوب جوتے کھاتا ہے بڑا شوق تھا اسے صحابی بننے کا۔

س۔ آپ کی پسندیدہ زبان؟

ج۔ اپنے آقا کی زبان انگریزی لیکن کم بخت ساری زندگی مجھے پڑھنی اور لکھنی نہ آئی۔ ویسے بائی دی وے آپ نے میرے انگریزی الہامات پڑھے تو ہوں گے۔ کیسی درگت بنائی ہے میں نے انگریزی کی۔

س۔ پسندیدہ کھلاڑی؟

ج۔ ڈاکا بٹیر کیونکہ مجھے بٹیر بازی کا بڑا شوق تھا

س۔ آپ کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب سیرت المہدی میں لکھا ہے کہ آپ نے ایک کتا پال رکھا تھا جس کا نام شیرو تھا اور وہ گھر کے دروازے کے ساتھ بندھا رہتا تھا۔ بڑا فضول شوق تھا آپ کا؟

ج۔ جناب ہم نے گھر میں کتا پال لیا تو کون سی قیامت ٹوٹ پڑی۔ انگریز نے بھی تو ہمیں پالا تھا اور ہمارے گلے میں اسی کا پٹہ تھا۔

س۔ پسندیدہ خوشبو؟

ج۔ بھئی کمال کرتے ہیں آپ بھی۔ ٹٹی خانے میں مرنے والے کا خوشبو سے کیا تعلق!

س۔ پسندیدہ برتن؟

ج۔ ذاتی لوٹا کیونکہ وہ بھی میری طرح بے پیندہ تھا

س۔ تینوں میں سب سے زیادہ کسے چاہا؟ زن، زر، زمین

ج۔ تینوں کو پھڑک پھڑک کر چاہا۔ اچھل اچھل کر چاہا۔ تڑپ تڑپ کر چاہا۔ کروٹ کروٹ چاہا حتیٰ کہ تینوں کے حصول کے لئے مرتد ہو گیا۔

س۔ زندگی کے حسین لمحات؟

ج۔ جب ستر سال کی عمر اور ستر بیماریوں کی موجودگی میں نوخیز دلہن نصرت جہاں بیگم کو بیاہ کر لایا۔

س۔ زندگی میں پھوٹ پھوٹ کر کب روئے؟

ج۔ جب ایک نوجوان مرزا سلطان میری آسمانی منکوحہ محمدی بیگم کو میری آنکھوں کے سامنے پالکی میں بٹھا کر لے گیا۔

س۔ تکیہ کلام؟

ج۔ لعنت لعنت لعنت لعنت لعنت لعنت......

س۔ وہ شخصیت جو شدت سے یاد آتی ہو؟

ج۔ میرا فرشتہ "ٹیچی ٹیچی" جب سے مرا ہوں کبھی ملاقات کے لئے نہیں آیا۔ پتہ نہیں کہاں چلا گیا ہے کمبخت!

س۔ آپ کو دربار انگریز سے اچھی خاصی ماہانہ رقم

آجاتی تھی لیکن سنا ہے اس کے علاوہ آپ سائیڈ بزنس بھی کرتے تھے۔ کیا تھا وہ سائیڈ بزنس؟

ج۔ جھوٹی مقدمہ بازی! مجھے جھوٹے مقدمے لڑنے میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ تھا جو کچہری کا کیڑا ویسے بھی حکومت اپنے آقا کی تھی اور عدالت بھی اپنے آقا کی پھر فیصلے بھی میرے حق میں ہوتے تھے سمجھ گئے نا آپ!

س۔ صبح اٹھتے ہی پہلا کام کونسا کرتے تھے؟

ج۔ پیشاب کرتا تھا۔

س۔ رات کو سوتے وقت آخری کام کونسا کرتے تھے

ج۔ پیشاب کی دھار مارتا تھا (غصہ سے)

س۔ آپ کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ آپ کو دن میں سو دفعہ پیشاب آتا تھا کیا یہ صحیح ہے؟

ج۔ جی ہاں! مجھے دن میں گن سو دفعہ پیشاب آتا تھا اور میرا آدھا دن اسی کھیل میں صرف ہو جاتا تھا

س۔ آج کل جہنم میں پیشاب آنے کا کیا سکور ہے؟

ج۔ جہنم کی تپش سے اول تو پیشاب بنتا ہی نہیں۔ کسی وقت جو تھوڑا سا بنتا ہے وہ بخارات بن کر میرے دماغ کو چڑھ جاتا ہے۔

س۔ سنا ہے آپ ریشمی ازار بند استعمال کرتے تھے اور گھر کی ساری چابیاں ازار بند کے ساتھ باندھ لیتے تھے اور جب چلتے تھے تو چھن چھن کی آواز آتی تھی اور یہی آواز آپ کی اطلاع ہوتی تھی۔ کیا وجہ تھی اس کی؟

ج۔ پیشاب کے بار بار حملوں کی وجہ سے مجھے بار بار لیٹرین میں جانا پڑتا تھا اور اگر سوتی ازار بند استعمال کرتا تھا تو گرم گرم، تازہ تازہ پیشاب میرے کپڑوں میں نکل جاتا تھا اس لئے گرہ جلدی کھولنے کے لئے ریشمی ازار بند استعمال کرتا تھا باقی رہی چابیوں کی بات تو غرض یہ ہے کہ چونکہ میں خود چور تھا اس لئے مجھے گھر میں سب چور نظر آتے تھے لہٰذا میں گھر کے تمام صندوقوں اور الماریوں کو تالے لگا کر چابیاں ازار بند کے ساتھ باندھ لیتا تھا اور چھن چھن تو میرا اول پسند میوزک تھا۔

س۔ زندگی میں سب سے زیادہ غصہ کب آیا؟

ج۔ جب پادری آتھم سے میری مقابلہ بازی شروع ہوئی اور چیلنج اپنے عروج پر پہنچ گئی تو ایک دن میں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ اور بڑ ہانک دی کہ آتھم فلاں تاریخ تک مر جائیگا۔

پورے ہندوستان میں اس بات کی شہرت پھیل گئی اور لوگ اس تاریخ کا انتظار کرنے لگے۔ میں منہ سے بکواس تو کر چکا تھا۔ لیکن اب پچھتا رہا تھا اپنے آقا شیطان کے سامنے پھوٹ پھوٹ کر رویا کہ پادری آتھم کو مار دو ورنہ میں ذلیل و رسوا ہو جاؤں گا۔ سارے مرید بھاگ جائیں گے، دوکانداری بند ہو جائے گی اور میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہوں گا میں اور میرے اہل خانہ نے رو رو کر دعائیں کیں جنتر منتر کئے لیکن بے سود! آخر میری مقرر کردہ موت کی تاریخ آپہنچی لیکن پادری آتھم زندہ رہا۔ پھر کیا تھا عیسائیوں نے آتھم کو کندھوں پر اٹھایا گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے سڑکوں پر جلوس نکالا خوشی سے بھنگڑے ڈالے ڈھول بجائے میرے خلاف نعرے، بازی کی لعن طعن کی میرے نبی ہونے کا مذاق اڑایا میری انگریزی نبوت کا منہ چڑایا، عیسائی مجھے چت کرکے ناچ رہے تھے۔ اور میں مفرور مجرم کیطرح اپنے مکان میں دبکا بیٹھا تھا مجھے اس دن اپنی زبان اور اپنی بکواس پر شدید غصہ آرہا تھا۔ میں نے عالم تنہائی میں اپنے منہ پر دونوں طرف خود ہی زناٹے دار تھپڑ رسید کئے پھٹے ہوئے منہ سے جھوٹی زبان نکال کر اس پر خاک ڈالی اور غصہ کی کیفیت یہ تھی کہ شاید میں اپنی ناک ہی کاٹ ڈالتا تاکہ ساری زندگی کسی کو شکل نہ دکھاتا

س۔ جسم پر کوئی نشانی نشان؟

ج۔ میرے سینے پر بائیں طرف دل کے عین اوپر بطخ کے انڈے کے برابر سیاہ نشان تھا

س۔ کوئی خواہش جس کی دل میں شدید تڑپ ہو؟

ج۔ کاش مجھے موت آجائے لیکن اب ایسا نہیں ہوسکتا۔

س۔ دنیا میں تو نوکر چاکر ہر وقت خدمت کے لئے حاضر رہتے تھے اور رات کو آپ کی پسندیدہ ملازمہ بھانو ٹانگیں دباتی تھی۔ یہاں کون ٹانگیں دباتا ہے

ج۔ یہاں ٹانگیں دبانے والا تو کوئی نہیں البتہ ٹانگیں توڑنے والے بہت ہیں۔

س۔ آپ نے بڑھاپے سیاپے میں جب نوخیز دوشیزہ نصرت جہاں سے شادی رچائی تو اسے ایک سو تولے سے زائد زیور کہاں سے پہنایا؟ حالانکہ دوران ملازمت آپ کی آمدنی صرف پندرہ روپے ماہوار تھی اور بعد میں تو بالکل نکمے ہی تھے۔

ج۔ میں انگریز کا لاڈلا بیٹا تھا اور نصرت جہاں انگریز کی لاڈلی بہو۔ اپنی چہیتی بہو کو اتنا زیور میرے والدین نے ہی پہنایا تھا ورنہ میں تو لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں پہنا سکتا تھا۔

س۔ جسم کے کس حصہ پر سب سے زیادہ عذاب نازل ہو رہا ہے؟

ج۔ میری آوارہ اور لچر زبان پر کیونکہ یہ اسلام کے خلاف بکواس کرتے میں قینچی کی طرح چلتی تھی۔ آج کل جہنم کی آگ سے بنی ہوئی قینچی سے اس کے ٹکڑے کئے جاتے ہیں اور یہ عمل مسلسل جاری ہے۔

س۔ آپ کی شخصیت اور ہر پہلو اور ہر جہت سے ایک خطرناک ہولناک زہرناک منحوس ضرر رساں ایمان سوز اور انسانیت سوز شخصیت ہے۔ کیا آپ کی شخصیت کا کوئی فائدہ بھی ہے؟

ج۔ میری شخصیت کے بہت سے فوائد بھی ہیں لیکن لوگوں کی کم علمی کہ وہ ان فوائد سے آشنا نہیں چند فوائد پیش خدمت کرتا ہوں۔

۱۔ جس مکان میں میری تصویر لگی ہو وہاں چڑیلیں اور بھوت نہیں آتے کیونکہ میری شکل دیکھتے ہی انہیں ٹھنڈے پسینے آنے لگتے ہیں اور وہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگتے ہیں۔ بڑی خوفناک اور کرخت شکل ہے میری اس قدر نحوست برس رہی ہے اس مکان پر کہ مکھی، مچھر، کھٹمل اور چھپکلی وغیرہ بھول کر بھی اس مکان کا رخ نہیں کرتے۔

۲۔ جو شخص شیطان کی قربت چاہتا ہو اور اس مقصد کے لئے بہت سی ریاضتیں اور چلہ کشیاں کر

چکا ہو لیکن ابھی تک وہ شیطان سے دوستی کا بندھن باندھنے میں ناکام رہا ہو اسے چاہیے کہ صبح سویرے نہار منہ روزانہ لیٹرین میں دس منٹ کان پکڑ کر مرغا بن کر شیطان کو تصور میں لاکر میرے نام کا ورد کرے پھر میرے نام کی تاثیر دیکھے اور مہینوں میں ہونیوالا کام دو چار دنوں میں مکمل ہو، دوستی بھی ایسی نصیب ہوگی کہ شیطان چوبیس گھنٹے اس کے رگ و ریشے میں گھسا ہوگا اور دونوں کے یارانے پر چھوٹے چھوٹے شیاطین رشک کریں گے۔

۳۔ اگر کوئی شخص بیماری، مقدمات، قرض یا کسی بھی مصیبت میں مبتلا ہو وہ خلوص دل کے ساتھ مجھ پر لعنت کرے، تھوڑی ہی دیر میں اللہ تعالیٰ اسے مشکلات سے یوں نکال دیں گے جیسے مکھن سے بال کیونکہ مجھ پر لعنت کرنے والا اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا لگتا ہے۔

۴۔ میں اینٹیں بنانے والے بھٹوں کے مالکان کو ایک انتہائی مفید مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر ان کے بھٹے صحیح طور پر آگ نہ پکڑیں اور اینٹیں کچی نکلیں اور انہیں لاکھوں روپے کا نقصان ہو تو وہ کہیں سے میری قبر کی مٹی حاصل کریں اور بھٹے کو آگ دینے سے پہلے میری قبر کی مٹی کی چند چٹکیاں بھٹے میں پھینک دیں پھر دیکھیں کیسی زبردست آگ لگتی ہے اور کیسی عمدہ اینٹیں پک کر باہر نکلتی ہیں کیونکہ میری قبر کی مٹی کو آگ اس طرح پکڑتی ہے جس طرح بھوکی بلی چوہے کو پکڑتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے مٹی دستیاب نہ ہو تو یہی کام میری تصویر سے لیا جاسکتا ہے۔

۵۔ گھر میں اگر گائے، بھینس یا بکری وغیرہ دودھ نہ دیتی ہوں تو چپکے سے ان کے کان میں کہہ دیں کہ اگر تم نے دودھ نہ دیا تو تمہارے گلے میں مرزا قادیانی کی تصویر ڈال دی جائے گی۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ فوراً اٹھیں گی اور فوراً دودھ دینے لگیں گی۔

س۔ آپ کی تصویر تو بہت کارآمد چیز ہوئی برائے مہربانی یہ بتادیں کہ آپ کی تصویر کہاں سے دستیاب ہوسکتی ہے؟

ج۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب شمع نبوت کے پروانوں کی جماعت۔ مجھ جیسے سارق ختم نبوت کو ذلیل و رسوا کرنے کے لئے اور میری منحوس صورت عوام الناس کو دکھانے کے لئے مجلس نے لاکھوں کی تعداد میں میری تصویر جوتوں کا حاشیہ لگا کر شائع کی ہے اور پاکستان اور بیرون پاکستان تقسیم کی ہے میرے یہ ازلی و ابدی دشمن ہمیشہ اپنے اسٹاک میں میری تصویر کی ایک بہت بڑی تعداد محفوظ رکھتے ہیں۔ آپ آج ہی خط لکھ کر تصویر منگوا سکتے ہیں اور اپنے کام سنوار سکتے ہیں ضرورت مند پتہ نوٹ فرمالیں۔

شیخ خالد، دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، نسیم منزل، ریلوے روڈ، ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

س۔ سنا ہے آپ جوتے کا دایاں پاؤں بائیں میں اور بایاں پاؤں دائیں میں ڈال لیا کرتے تھے قمیض کا نیچے والا بٹن اوپر والے کاج میں اور اوپر والا بٹن نیچے والے کاج میں بند کیا کرتے تھے۔ ان احمقانہ حرکات کی کیا وجہ تھی۔

ج۔ دراصل مجھے ایام لڑکپن سے افیون کھانے کی عادت تھی اور یہ سارے کمالات افیون ہی کے تھے

س۔ آپ شرافت کے اس زمانے میں افیون کھاتے تھے اور شراب پیتے تھے۔ اگر اس دور میں ہوتے تو کیا ہیروئن نہ پیتے بلکہ بیچتے؟

ج۔ دیکھیے زیادہ فری ہونے کی کوشش نہ کریں ورنہ میں انٹرویو بند کردوں گا۔

س۔ زندگی میں اگر ایک دن کی بادشاہت مل جاتی تو؟

ج۔ سارے مسلمانوں کو مرتد قرار دیکر قتل کروا دیتا

س۔ آپ کی جماعت کو سب سے زیادہ نقصان کس نے پہنچایا؟

ج۔ پیر مہر علی شاہ گولڑوی، سید انور شاہ کشمیری، محمد حسین بٹالوی، ثناء اللہ امرتسری، پیر جماعت علی شاہ، محمد علی مونگیری وغیرہ نے پوری قوت سے میری مذمت و مرمت کی۔ تحریر و تقریر کے میدان میں مجھے زچ کیا۔ پورے عالم اسلام کو میری شر انگیزیوں سے آگاہ کیا اور میرے فتنہ ارتداد کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے ہوگئے اور لاکھوں لوگوں کو دریائے ارتداد کے کالے پانی میں بہہ جانے سے بچالیا۔ لیکن وہ شخص جو ایک طوفان بن کر اٹھا اور جس نے میری جماعت کی کمر توڑ دی اور گردن مروڑ دی۔ اس مرد آہن کا نام سید عطاء اللہ شاہ بخاری تھا۔ وہ بڑا بہادر، دلیر اور دلاور تھا۔ آتش بیان مقرر تھا، ساری ساری رات اپنی خطابت کا رنگ جماتا اور لوگ فجر کی نماز تک اسے جھوم جھوم کر سنتے۔ اپنے نبی کی محبت میں فنا تھا۔ میرے آقا انگریز اور میرے فتنہ کے لئے دودھاری خنجر تھا۔ لاکھوں کے مجمع میں میری نبوت کا مذاق اڑایا، میرے دجل و فریب کے پردے چاک کرتا اور لوگوں کو میرے برپا کردہ فتنہ ارتداد کے خلاف جہاد کے لئے گرماتا، میرا تعاقب کرتے کرتے ہزاروں بپھرے ہوئے مسلمانوں کو لے کر میرے شہر قادیان میں آپہنچا۔ تاریخی جلسہ ہوا اور ایسی غضب کی تقریر کی کہ میرا دل قبر میں کانپ گیا اور ہڈیاں چٹخ چٹخ گئیں۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

تربت مکران (بلوچستان) کے قارئین ختم نبوت متوجہ ہوں

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تربت مکران بلوچستان کے توسط سے وہاں کے بعض احباب نے ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کا اجراء کرایا تھا۔ ان میں سے بعض حضرات کی میعاد خریداری ختم ہوچکی ہے لہذا ان حضرات سے گذارش ہے کہ وہ ہفت روزہ ختم نبوت جیسے خالص اسلامی اصلاحی اور فتنہ قادیانیت و ذکریت کا تعاقب کرنے والے رسالے سے تعاون جاری رکھیں اس سلسلے میں ہمارے نمائندے مولانا فضل الرحمٰن صاحب ان حضرات سے رابطہ قائم کریں گے انہیں چندہ خریداری مہیا فرماکر شکریہ کا موقعہ دیں۔ یاد رہے کہ عنقریب ایک مضمون "قادیانی ذکری بھائی بھائی" شائع کیا جارہا ہے امید ہے کہ وہ مضمون وہاں کے قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا۔ (ادارہ)

اٹھارہ دینی جماعتوں کے راہنماؤں کی

لاہور فلیٹیز ہوٹل میں بھرپور پریس کانفرنس

مفکر پاکستان علامہ ڈاکٹر محمد اقبال نے قادیانیوں کو الگ ایک غیر مسلم اقلیت کی حیثیت دینے کا مطالبہ کیا تو ان کے پیش نظر بنیادی نکتہ یہی تھا کہ قادیانی ایک نئے مدعی نبوت کے پیروکار ہونے کے باعث مسلمانوں سے الگ امت ہیں۔ اور ان کی شناخت بھی مسلمانوں سے الگ ہونا ضروری ہے۔ تاکہ قادیانی اپنے نئے مذہب کا تعارف اسلام کے نام پر کرا کے اشتباہ اور دھوکے کی فضا قائم نہ کر سکیں۔ چنانچہ مفکر پاکستان کا یہی مطالبہ تحریک ختم نبوت کا عنوان بن گیا۔ اور تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں نے مسلسل اور صبر آزما جدوجہد کے بعد بالآخر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کا آئینی ترمیمی بل منظور کرا کے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مفکر پاکستان کی خواہش کے مطابق قادیانیوں کی جداگانہ شناخت کی راہ ہموار کی۔ اس تاریخی آئینی فیصلہ کا منطقی تقاضا تھا کہ شناخت کے ان تمام مقامات پر قادیانیوں کی الگ پہچان کا اہتمام کیا جاتا۔ جہاں ان کی مسلمانوں سے الگ شناخت ضروری ہے۔ اور اسی وجہ سے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کا مسلسل یہ مطالبہ رہا ہے کہ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کر کے قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں کی جداگانہ شناخت کو یقینی بنایا جائے۔ تاکہ ملک میں جداگانہ بنیادوں پر انتخابات کے فیصلہ پر مؤثر عمل درآمد ہو سکے۔ اور قادیانی گروہ کے افراد خود کو ملک کے اندر اور باہر مسلمانوں کے طور پر متعارف کرا کے اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے آئینی فیصلہ کو سبوتاژ نہ کر سکیں۔

پاکستان کی گذشتہ حکومتیں اس مطالبہ سے اصولی طور پر اتفاق کرتی رہی ہیں۔ لیکن ان کا عذر یہ رہا ہے کہ پورے ملک میں تمام شناختی کارڈوں کا نئے سرے سے جاری کرنا عملاً بہت مشکل ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال جب حکومت کا یہ فیصلہ سامنے آیا کہ ملک بھر میں تمام شناختی کارڈوں کو کمپیوٹر سسٹم پر از سر نو جاری کیا جا رہا ہے۔ تو کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے اپنے اس دیرینہ مطالبہ کی طرف حکومت کو دوبارہ متوجہ کیا اور ملک بھر میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے اجتماعات، بیانات، پریس کانفرنسوں اور خطبات کے ذریعہ اس اہم دینی و قومی مطالبہ کو دہرایا۔ اور مختلف مکاتب فکر کے رہنماؤں نے صدر پاکستان سے ملاقات بھی کی۔ اور صدر مملکت نے اصولی طور پر اتفاق کرتے ہوئے متعلقہ محکموں کو ہدایات جاری کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر انتہائی افسوس کے ساتھ ہم یہ بات رائے عامہ کے نوٹس میں لانے پر مجبور ہیں کہ تازہ ترین معلومات کے مطابق حکومت پاکستان نے شناختی کارڈ طبع کرا لئے ہیں جن میں مذہب کا خانہ موجود نہیں ہے۔ صدر پاکستان نے اس کے اجرا کا افتتاح بھی کر دیا ہے۔

ہم دینی حلقوں کے اس متفقہ اور منطقی مطالبہ کو نظر انداز کرنے کی اس روش پر شدید احتجاج کرتے ہیں اور اس خدشہ کا اظہار کرتے ہیں کہ حکومت کے اندر کوئی ایسی مؤثر لابی موجود ہے جو قادیانیوں کو تحفظ فراہم کر رہی ہے اور ان کے بارے میں آئینی فیصلہ اور صدارتی آرڈیننس کو غیر مؤثر بنانے کے درپے ہے۔

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ کی نزاکت اور عوامی جذبات کا احساس کرے اور شناختی کارڈ باقاعدہ جاری کرنے سے پہلے اس پر نظر ثانی کر کے مذہب کے خانہ کا اضافہ کے مطالبہ کو پورا کرے ورنہ دینی حلقے اس اپنے احتجاج کو منظم عوامی شکل دینے پر مجبور ہوں گے۔

پریس کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے میاں محمد اجمل قادری۔ مولانا زاہد الراشدی۔ مولانا محمد امجد صاحب۔ جمعیت اہلحدیث کے پروفیسر ساجد میر۔ میاں فضل حق۔ حافظ زبیر احمد ظہیر۔ بریلوی مکتب فکر کے مفتی عبدالقیوم ہزاروی، سر سید ہاشمی۔ محمد خان لغاری۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا اللہ وسایا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی حاجی بلند اختر نظامی۔ جماعت اسلامی کے مولانا عبدالمالک خان۔ لیاقت بلوچ ایم۔ این۔ اے۔ سمیت بیسیوں علماء کرام اور کارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شرکت کی۔

امتناع قادیانیت آرڈی ننس پر عمل درآمد کرایا جائے

فیصل آباد (نامہ نگار خصوصی) انجمن اصلاح نوجوانان اسلام کے صدر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز راہنما مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ سمیت ملک بھر میں قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں اور امتناع قادیانیت آرڈی ننس مجریہ ۱۹۸۴ء پر مکمل عمل درآمد کرایا جائے انہوں نے کہا کہ قادیانی ازروئے آئین اور قانون کی رُو سے غیر مسلم اقلیت ہیں اور قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی ہے اور نہ ہی قادیانی اپنی عبادت گاہوں میں لاؤڈ سپیکر ڈیک یا ٹیپ شدہ تقریر کے ذریعہ تبلیغ و تشہیر کر سکتے ہیں جو تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی جرم ہے جس کی سزا تین سال قید با مشقت اور جرمانہ مقرر ہے مقام افسوس ہے کہ قادیانی خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے اور بار بار قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہو چکے ہیں موجودہ حکومت جو آئی جے آئی کے نام پر اسلام کا نام لے کر اقتدار میں آئی ہے خود کو مسلم لیگ ظاہر کر رہی ہے اور قادیانیوں کے ساتھ نرم رویہ اختیار کر کے آئین اور قانون کی خلاف ورزی کی مرتکب ہو رہی ہے جبکہ بھٹو حکومت کے دور میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور جنرل ضیاء الحق کے زمانہ میں قادیانیوں کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی لگائی گئی جبکہ مسلم لیگ شروع سے آج تک قادیانیوں کا ساتھ دیتی رہی ہے۔ ●●

قادیانیوں کو مسلم قبرستان میں دفن نہ ہونے دیں

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں انگریزوں کے خود کاشتہ پودے کی حیثیت سے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مرزا نے اپنے ماننے والوں کو صحابہ اور اپنی کافرہ بیویوں کو امہات

المومنین کے نام سے تعبیر کیا۔ مرزا قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کو چمکانے کے لئے قرآن مجید میں تحریف کی۔ احادیث رسول کو بگاڑا۔ اور صحابہ کرامؓ کی توہین کی۔ ان خیالات کا اظہار حافظ محمد طیب ناظم نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ مرزائی مرتد ہیں لہٰذا ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں اگر مرزائی اپنے مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیں تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اس مردے کو قبر سے اکھاڑ کر کسی اور جگہ گڑھا کھود کر کتے کی طرح ڈال دیں۔

مرزائی مردوں کو قبر میں سخت عذاب ہوتا ہے جس کی وجہ سے مسلمان مردوں کو بھی ایذا ہوگی۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ مرزائیوں پر کڑی نظر رکھیں اور ان کو اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرنے دیں۔

قاری محمد سعید کے صاحبزادے کی دستار بندی

گذشتہ دنوں تلہ گنگ میں ایک تعزیتی جلسہ قاری محمد سعید عثمانی کی یاد میں جامع مسجد عیدگاہ تلہ گنگ میں بعد از نماز ظہر منعقد ہوا جس میں دیگر علماء کے علاوہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مہتمم مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک نے شرکت فرمائی جس میں مولانا قاری محمد سعید عثمانی کے صاحبزادے حافظ محمد طاہر عثمانی کی دستار بندی مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی نے کرائی دیگر مقامی علمائے کرام نے شرکت فرمائی عظیم الشان جلسہ قاری صاحب کی یاد میں منعقد ہوا ●

باغیچہ ڈھیری ضلع مردان میں قادیانیوں کی جسارتیں۔

موضع باغیچہ ڈھیری تحصیل و ضلع مردان کے ڈھیری سر مسجد میں گذشتہ ۱۲، ۱۳ سال سے لاؤڈ اسپیکر پر ترجمۂ قرآن کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

لیکن گذشتہ عید الاضحٰی کے موقع پر چند قادیانیوں کی شہ پر کاکا خیل قبیلہ کے دو افراد میاں فضل وہاب اور میاں مختار احمد نے اس ترجمہ قرآن کو نعوذ باللہ بکواس قرار دے کر بند کرنے کا حکم دیا۔ جس کی وجہ سے ان کی طرف کے لاؤڈ اسپیکر بند کر دیئے گئے۔ مگر انہوں نے اس پر ہی بس نہیں کیا۔ امام مسجد کو دوران نماز، نماز سے روکنے کی کوشش بھی کی۔ اس گستاخی میں قادیانی بھی ان کے ساتھ تھے۔ قبل اس کے کہ کوئی بڑا تصادم ہو۔ انتظامیہ کو اس صورتحال کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

(مرسلہ۔ سیف الرحمٰن۔ تنظیم اصلاح معاشرہ موضع باغیچہ ڈھیری تحصیل و ضلع مردان)

جامع مسجد باب الرحمت اور دفتر ختم نبوت میں منعقدہ تقریب تکبیر کی نظر میں

۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ تو اس وقت مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ یہ سانپ صرف زخمی ہوا ہے۔ قتل نہیں ہوا۔ اس لئے اب اس کا سر کچلنے کے لئے پہلے سے زیادہ سرگرم عمل ہو جانے کی ضرورت ہے۔ لیکن اس وقت تحریک ختم نبوت کی شکل میں متحد تمام دینی و سیاسی جماعتیں یار و یسار کر سو گئیں اور پلوں کے نیچے سے پانی گزرتا چلا گیا۔ لیکن پاکستانی علماء کرام میں سے بعض دردمند علمائے کرام ایسے بھی تھے۔ جنہیں اس مسئلہ کی سنگینی کا علم تھا۔ چنانچہ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام پر ایک تنظیم قائم کی اور اپنے شام و سحر قادیانیوں کے احتساب کے لئے وقف کر دیئے۔ مسلمانوں کو ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد سے اب تک اس سلسلہ میں جو کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ اس کا سہرا اسی جماعت کے سر بندھتا ہے۔ اس سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا تازہ مطالبہ یہ ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں نمائش پر جامع مسجد باب الرحمت کی تعمیر جدید کے موقع پر مجلس کے زیر اہتمام مرکزی امیر مولانا خان محمد کی صدارت میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں ملک بھر سے نمائندہ علماء کرام نے شرکت کی۔ اس موقع پر ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان حدِ امتیاز قائم کرنے کے لئے مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے اور اگر حکومت نے اس مطالبہ کو تسلیم نہ کیا۔ تو پھر مجلس کے زیر اہتمام اس مطالبہ کی منظوری کے لئے بھرپور تحریک کا آغاز کیا جائے گا۔ مقررین نے کہا کہ ہمارے اس مطالبہ کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ چونکہ شناختی کارڈ پر مذہب کا اندراج نہیں ہوتا۔ اس لئے قادیانی مسلمان بن کر دنیا بھر میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح انہیں حرمین میں داخل ہو جانے کی اجازت بھی مل جاتی ہے۔ جب کہ قادیانیوں کے وہاں داخلے پر مکمل پابندی ہے۔

مقررین نے کہا کہ قادیانیوں کی مسلمانوں سے مماثل سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے جو آرڈیننس جاری کئے گئے تھے ان پر عمل درآمد نہیں ہو رہا اور قادیانی کھلے عام مساجد کے نام سے اپنی عبادت گاہیں تعمیر کر رہے ہیں۔ علمائے کرام نے بتلایا کہ ہم نے اس سلسلے میں صدر غلام اسحاق خان۔ وزیر اعظم نواز شریف اور وزیر داخلہ سے ملاقاتیں کر کے ان کی توجہ اس جانب مبذول کرائی ہے۔ لیکن وہ اس معاملے میں سنجیدہ نہیں ہیں۔ تاہم ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ عقیدۂ ختم نبوت سے بغاوت کرنے والے اپنا اقتدار بچا نہیں سکیں گے۔

(ماخوذ از تکبیر ۳ / اپریل ۱۹۹۲ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر لاہور کے تمام مکاتب فکر نے یوم احتجاج منایا

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر پورے ملک کی طرح لاہور کی اہم جامع مساجد میں یوم احتجاج منایا گیا۔

مولانا محمد اجمل خان۔ مولانا عبد القادر آزاد۔ مولانا میاں محمد اجمل قادری۔ حافظ عبد القادر روپڑی۔ ڈاکٹر اسرار احمد۔ مولانا فیض القادری۔ مولانا احمد علی قصوری۔ مولانا خلیل احمد قادری۔ حافظ زبیر احمد ظہیر۔ قاری سعید الرحمان احمد۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی۔ مولانا سعید الرحمان علوی۔ علامہ مقصود احمد۔ قاری زبیر احمد۔ مولانا حسین احمد اعوان۔ مولانا ظفر اللہ شفیق اور دیگر دیوبندی، بریلوی۔ اہلحدیث علماء کرام نے اپنی اپنی مساجد میں صدر

پاکستان۔ وزیر اعظم۔ وزیر داخلہ کو ان کا وعدہ یاد دلایا جس میں انہوں نے۔ تحریک ختم نبوت ء کے راہنماؤں کو یقین دلایا تھا کہ جب بھی شناختی کارڈ کمپیوٹر سسٹم کے بنیں گے ان میں مذہب کے خانہ کو بڑھا کر ملت اسلامیہ کے اس معقول اور متفقہ مطالبہ کو پورا کیا جائے گا۔

علماء کرام نے کہا کہ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی مملکت ہے۔ اس کے صدر۔ وزیر اعظم۔ وزیر داخلہ اگر قوم کے معقول مطالبہ کو وعدہ کے باوجود پورا نہ کریں۔ تو گویا کہ حکومت خود امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنا چاہتی ہے۔ خطباء کرام کی قرار دادوں کے جواب میں زندہ دلان لاہور نے یقین دلایا۔ کہ اگر حکومت بضد رہی تو اسلامیان لاہور آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

بقیہ : قادیانی انٹرویو

بعد میں اس سرد مسلمان نے پاکستان میں میری جماعت کی ارتدادی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کی اور اس کی شاخوں کو پوری دنیا میں پھیلایا آج یہی مجلس سارے عالم میں مرزائیت کو ذلت کی خاک

چٹا رہی ہے اور آج کے دور میں منظور احمد چنیوٹی، اللہ وسایا، اکرم طوفانی اور حاجی عبدالحمید رحمانی سے ڈرا لگتا ہوں۔

س۔ مرتے وقت زبان پہ کیا الفاظ تھے؟

ج۔ دھڑا دھڑ گالیاں بک رہا تھا

س۔ جب فرشتہ اجل کو سامنے پایا تو کیا کیفیت تھی؟

ج۔ سپرنگ کی طرح لرز رہا تھا۔ جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو گیا اور مارے خوف کے کپڑوں میں پیشاب نکل گیا۔

س۔ جب جسم سے روح نکالی جارہی تھی اس وقت کیا حالت تھی؟

ج۔ وہی جو ٹرک کے پہیئے تلے کچلے ہوئے مینڈک کی ہوتی ہے۔ ویسے روح نکالتے ہوئے بڑا خضبناک تھا فرشتہ اجل!

س۔ جب موت کا فرشتہ اتنا غضبناک ہو کر آپ کو اس بری طرح ادھیڑ اور بکھیر رہا تھا تو اس وقت آپکے فرشتے ٹیچی ٹیچی، موہن لعل، درشنی، رانی فرشتہ آپ کی مدد کے لئے کیوں نہیں آئے

ج۔ بھئی نقلی چیزیں اصلی چیز کا مقابلہ کیسے کر سکتی ہے جہاں جھوٹے نبی کا اتنی بری طرح ریمانڈ لیا جا

رہا تھا وہاں شیطانی فرشتوں کی کیسی ”چھترول“ ہوتی اندازہ تو کریں آپ!

س۔ کیا یہ صحیح ہے کہ آپ ٹٹی خانہ میں مرے؟

ج۔ بڑا مشکل سوال کیا ہے آپنے جہنم میں مجھ سے لاکھوں جہنمیوں نے بھی یہ سوال پوچھا لیکن میں جھوٹ بول گیا لیکن آپکے سچ بولنے کا وعدہ کر رکھا ہے اس لئے آپ کو صاف صاف بتائے دیتا ہوں کہ یہ صحیح ہے کہ میں ٹٹی خانے میں مرا تھا۔

س۔ آپ کی نرالی شخصیت کی نرالی موت ایک نرالے مقام پر ہوئی۔ تاریخ انسانیت کی اس نایاب موت کا واقعہ ذرا تفصیل سے بتایئے؟

ج۔ میں لاہور میں برانڈرتھ روڈ پر اپنے ایک بے وقوف مرید کے ہاں مقیم تھا اور اس کے گھر اور جیب کا صفایا کر رہا تھا۔ رات کو اس کے بہترین اور پر تکلف کھانے پر خوب ہاتھ صاف کیا اور پیٹ کا جہنم بھرا لیکن بدہضمی ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد مجھے ایک لمبا چوڑا دست آیا اور اس کے ساتھ دستوں کی یلغار شروع ہو گئی۔

باقی آئندہ

بقیہ : تعارف اور خدمات

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کیں۔ جو لندن کی تاریخ میں مسلمانوں کی منفرد اور ممتاز کانفرنسیں تھیں، پہلی عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن کے دوران یہ فیصلہ کیا گیا کہ لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک عظیم الشان دفتر قائم کیا جائے۔ جو پوری دنیا میں قادیانی سازشوں کا پردہ چاک کرے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو قادیانی فتنہ سے آگاہ کرے۔

الحمد للہ اس عظیم الشان دفتر کا خواب ۲۶ اپریل ۱۹۸۷ء کو پورا ہو گیا جب لندن شہر کے وسط اسٹاک ویل علاقہ میں ایک بڑی بلڈنگ کو ایک لاکھ پچیس ہزار میں خرید کر دفتر ختم نبوت میں تبدیل کر دیا گیا اس دفتر میں جہاں ایک بڑی لائبریری قائم کی گئی ہے وہاں تعلیم قرآن کے لئے مدرسہ، نماز کے لئے جگہ بھی مختص کی گئی ہے ۲۷ اپریل ۱۹۸۷ء سے ہی پنج گانہ نماز، جمعہ عیدین کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے ہر سال حفاظ قرآن۔ تراویح میں قرآن پاک سناتے ہیں مدرسہ میں تعلیم قرآن کا سلسلہ اسی دن سے چل رہا

شادی لارج میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

گذشتہ دنوں نبی سر روڈ کے نزدیک شادی لارج ضلع کھوسکی میں ایک قادیانی نے اسلام قبول کر لیا اور مندرجہ ذیل بیان دیا:۔

میں مسمی محمد عباس ولد غلام محمد اپنے سالم دماغ اور بغیر کسی دباؤ کے جامع مسجد شادی لارج میں مندرجہ ذیل گواہوں کے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ میں کچھ مرزائیوں کے بہکانے پر مرزائی ہوا تھا لیکن اب مجھے صحیح پتہ چلنے کے بعد میں مرزائی و قادیانی مذہب سے توبہ کرتا ہوں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان لاتا ہوں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہوں اور میرا یہ بھی ایمان ہے کہ قیامت تک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اور میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا ہے کافر ہے کذاب ہے اور میں اس پر لعنت بھیجتا ہوں اور مرزا غلام احمد کو نبی ماننے والوں کو بھی کافر سمجھتا ہوں۔

میں اپنے تمام مسلمان بھائیوں سے اس کی معافی چاہتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا مجھے اور سب مسلمانوں کو قادیانی مرتدوں سے بچائے۔ دستخط محمد عباس۔ دستخط گواہان۔ حافظ عبدالخالق۔ گل داد۔ راز محمد۔ صوفی محمد منظور۔

ہے کئی طلبہ قرآن پاک مکمل کر چکے ہیں۔ لندن اور برطانیہ کے دوسرے تمام شہروں میں مبلغین دورہ کرتے رہتے ہیں یورپ کے تمام ممالک، امریکہ اور آسٹریلیا میں اسی مرکز سے انگلش زبان میں لٹریچر ارسال کیا جاتا ہے غرض یہ کہ اس وقت مغربی ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کو قادیانی فتنہ کی خطرناکی سے یہی مرکز آگاہ کر رہا ہے۔

بقیہ : شہداء کانفرنس لاہور

مسلم لیگ کی حکومت آئی جے آئی کے ٹائیٹل کی شرمندۂ احسان ہے۔ ہم نے مسلم لیگ کی اسلام کے لئے حفاظت کی اور آج اسلام کے لئے اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ آج یہ سب انتخابی وعدوں کو بھول کر مفادات کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اگر ہمارا یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا گیا تو پھر ہمارا مارچ ہوگا۔ اور یہ لانگ مارچ نہیں بلکہ شارٹ مارچ ہوگا۔ صاحبزادہ صاحب کا خطاب شورش و یورش کا آمیزہ تھا۔ آپ نے یہ شعر پڑھ کر مجمع لوٹ لیا۔ ؎

دل گلستان تھا تو آنکھوں سے ٹپکتی تھی بہار
دل بیاباں ہوگیا تو عالم بیاباں ہو گیا۔

اس کانفرنس میں ایک عجیب بات یہ پیش آئی کہ قادیانیوں پر طوفان بن کر ٹوٹنے والے مولانا اللہ وسایا کا نام پکارے جانے پر اسٹیج پر تشریف لائے لیکن بقول خود اکابر سے شرما گئے اور ایک لفظ کہے بغیر بیٹھ گئے۔

کانفرنس میں درج ذیل قرار دادیں بھاری تائید کے ساتھ منظور کی گئیں۔

۱۔ فوج میں قادیانیوں کا کمیشن فوراً بند کیا جائے۔ کیونکہ قادیانی الحمد جہادت کے قائل ہیں اور جہاد کو حرام سمجھتے ہیں۔

۲۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے۔

۳۔ کلیدی اسامیوں سے قادیانیوں کو فی الفور علیحدہ کیا جائے۔

۴۔ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

کانفرنس میں شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی نے اپنے مخصوص طرز و انداز میں دو نظمیں پڑھ کر حاضرین کے قلوب کو گرما دیا۔

اس کانفرنس میں سیکورٹی کے فرائض راوی روڈ کے اراکین مجلس نے نہایت مستعدی کے ساتھ انجام دیئے۔

نماز مغرب کے بعد شروع ہونے والا یہ اجلاس رات بارہ بجے تک جاری رہا۔

حاضرین نہایت شوق و ذوق سے جم کر بیٹھے رہے۔ جناح ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ وقفے وقفے سے اپنے گرما گرم نعروں سے اپنی ذہنی و جذبی حاضری کا ثبوت فراہم کرتے رہے۔

حضرت سید نفیس شاہ صاحب نے خصوصی طور پر اس اجلاس میں شرکت فرمائی۔

آخر میں راقم الحروف نے اراکین لاہور کی طرف سے حاضرین و مدعوئین کا شکریہ ادا کیا۔ اور حضرت الامیر مدظلہ کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی کی دعا پر یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

بقیہ : داستانِ ازبلا

بنا کر اور ہمارا پاک لباس پہن کر جاسوسی کرنے کی غرض سے یہاں آیا ہے۔ خیر اس کے متعلق تو کل دیکھا جائے گا۔ اب تو یہ دیکھنا ہے کہ جن لڑکیوں کے لیے یہ جلسہ منعقد کیا گیا ہے۔ وہ خود ہم کو اسلام جیسے خونی ظالم اور وحشی (نعوذ باللہ) مذہب کی تبلیغ کر رہی ہیں۔ بتاؤ اب ہم کس طرح ان کو نکال لانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور ان کے واپس لانے کی اب کون سی شکل ہو سکتی ہے؟"

میکائیل نے کھڑے ہو کر کہا کہ بھائیو! جس غرض کے لیے یہ خفیہ جلسہ طلب کیا گیا تھا۔ اس پر ازبلا کی اس تازہ تحریر نے پانی پھیر دیا ہے۔ اس کے بعد ہم کیا کر سکتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ صبر کریں اور خداوند سے دعا کریں کہ وہ اس کو یا تو اپنے سایہ میں لے لیں۔ یا جلد جہنم رسید کریں۔"

لاٹ پادری نے کھڑے ہو کر فرمایا "اچھا اس شخص کو ذرا یہاں تو لاؤ۔ ممکن ہے کہ دباؤ میں آکر وہ کچھ اور باتیں ہم کو بتادے۔ گو ہم جانتے ہیں کہ مسلمان بہت سخت ہوتے ہیں اور وہ آسانی سے اپنا بھید نہیں بتایا کرتے۔ تاہم اس وقت وہ ہمارے قبضہ میں ہے۔ شاید ڈرانے دھمکانے سے مقصد براری ہو جائے۔ اس کے بعد اس بے چارہ ملازم کو تھڈرل کی کوٹھری سے نکال کر اسٹیج پر لایا گیا۔ غریب مارے زخموں کے نڈھال ہو رہا تھا (لاٹ پادری نے دیکھ کر کہا) یہ تو شاہی گرجا کے پادری اور میرے بھتیجے ہیں۔ ارے تو بے ان کا تو سانس چل رہا ہے۔"

باقی آئندہ

بقیہ : اسلام اور حج

اس گھر کو تعمیر فرمایا اور یوں دنیا کے بت کدے میں خدا کا گھر معرض وجود میں آگیا اور ایک طویل عرصے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی کی اولاد میں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور جب اسلام کی ترقی کا آغاز ہوا اور حضور صحابہ کرام کے ساتھ حج ادا کرنے لگے تو مشرکین کے طعنوں کی وجہ سے صحابہ کو اکڑ کر تین طواف کا حکم دیا گیا اور وہ عمل بھی رمل کے نام سے آج حج کا حصہ ہے۔

یوں حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت ہاجرہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ایک ہی عظیم اور بابرکت خاندان ہے۔ جس کے بعض محبوب اعمال کو جمع کر کے اللہ تعالیٰ نے حج جیسی عبادت تخلیق فرمائی۔ ایک فرد اور شخصیت اور بھی ہیں جن کی ایک خواہش کو اللہ تعالیٰ نے نص قرآنی کے ذریعے حج میں شامل کر دیا ہے۔ وہ شخصیت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ جب انہوں نے ایک خواہش کا اظہار فرمایا کہ مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نفل ادا کئے جائیں تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرما دیا کہ "فاتخذو من مقام ابراھیم مصلّٰی" اور یوں یہ دو نفل بھی حج کا حصہ بن گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو حج کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

بقیہ : برائی کے اسباب

بیاہ میں بے پردہ عورتیں سامنے چل پھر رہی ہوتی ہیں۔ اسی طرح مرد حضرات بھی عورتوں میں بے تکلفی سے گھوم پھر رہے ہوتے ہیں۔ اکثر لباس بالکل نیم عریاں چست ہوتے ہیں کہ جسم نظر آتا ہے۔ حدیث میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ستر دیکھنے والے اور ستر دکھانے والے پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے یعنی ایسے لوگ اللہ کی رحمت سے دور ہوتے ہیں

در مختار میں ہے کہ عورتیں کنگھی کرنے کے بعد جو بال گر جائیں ان کو ایسی جگہ پر ڈالیں کہ کسی مرد کی ان پر نظر نہ پڑے۔ اندازہ فرمائیں جبکہ بالوں کا یہ حکم ہے تو خود عورت کو پردہ کرنا کتنا ضروری ہوگا۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

بمقام
جامع مسجد برمنگھم
۱۸۰ ہائی وے
بیلگریو روڈ برمنگھم

ساتویں عالمی ختم نبوۃ کانفرنس برمنگھم

مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۹۲ء بروز اتوار صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے

کانفرنس کے چند عنوانات

• مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام
• مسئلہ جہاد • قادیانیت کے عقائد و عزائم • مرزا طاہر کا مباہلہ سے فرار • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی ۔ کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے ، کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے ۔

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرۃ مولانا
خواجہ خان محمد
صاحب مدظلہ
امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 - 9 ایچ زیڈ یو کے
فون ۰۷۱-۷۳۷-۸۱۹۹